دعوت و تبلیغ کی محنت

منتخب احادیث

کلمہ طیبہ

نماز

علم و ذکر

اکرام مسلم

اخلاص نیت
یعنی تصحیح نیت

دعوت و تبلیغ

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

ترتیب و ترجمہ

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ

دعوت و تبلیغ کی چھ صفات

سے متعلق

منتخب احادیث

کلمہ طیبہ

نماز

علم و ذکر

اکرام مسلم

اخلاص نیت

یعنی تصحیح نیت

دعوت و تبلیغ

تالیف

حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلویؒ

ترتیب و ترجمہ

مولوی محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ



ادارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے مسودہ میں سے ایک صفحہ کا عکس

الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وان تقيم الصلوة وتؤتي الزكاة
وتحج وتعتمر وتغتسل من الجنابة وان تتم الوضوء وتصوم رمضان قال فاذا فعلت ذلك
فانا مسلم قال نعم قال صدقت رواه ابن خزيمة عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
في سؤال جبرئيل اياه عن الاسلام قال فذكره ترغيب ص ۱۱۲ رواه ابن حبان
تبلغ الحلية من المؤمن حيث الوضوء رواه مسلم عن ابي هريرة ولفظ ابن خزيمة
[illegible] الحلية تبلغ مواضع الطهور ولفظ الشيخين عنه ان امتي يدعون يوم القيامة
غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل ترغيب ص ۱۱۳
اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء
او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم واللفظ له ومالك والترمذي
عن ابي هريرة وروى مالك والنسائي وغيرهما عن عبد الله الصنابحي بلفظ اذا
توضأ العبد [illegible] فمضمض خرجت الخطايا من فيه فاذا استنثر خرجت الخطايا من
انفه فاذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا
غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه فاذا مسح برأسه
خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا
من رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد وصلوته نافلة
من [illegible] مفصلا عن عمرو بن عبسة وفي آخره بدل ثم كان مشيه الى [illegible]

فہرست مضامین



مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ وَّدَعَا بِدَعْوَتِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ!

یہ ایک حقیقت ہے جس کو بلا کسی توریہ وتملّق کے کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی وسیع ترین، قوی ترین اور مفید ترین دعوت، تبلیغی جماعت کی دعوت ہے جس کا مرکز، مرکزِ تبلیغ نظام الدین دہلی ہے۔[1] جس کا دائرہ عمل واثر صرف برصغیر نہیں اور صرف ایشیا بھی نہیں، متعدد براعظم اور ممالک اسلامیہ وغیر اسلامیہ ہیں۔

دعوتوں اور تحریکوں اور انقلابی واصلاحی کوششوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی دعوت و تحریک پر کچھ زمانہ گزر جاتا ہے یا اس کا دائرہ عمل وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے (اور خاص طور پر جب اس کے ذریعہ نفوذ واثر اور قیادت کے منافع نظر آنے لگتے ہیں) تو اس دعوت وتحریک میں بہت سی ایسی خامیاں، غلط مقاصد اور اصل مقصد سے تغافل شامل ہو جاتا ہے جو اس دعوت کی

---

[1] اس اظہار واثبات میں دوسری مفید وضروری دعوتوں اور تحریکوں، حقائق اور ضروریات زمانہ سے آگہی اور وقت کے فتنوں سے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے والی مساعی اور تنظیموں کی نفی یا تحقیر مقصود نہیں ہے۔ تبلیغی دعوت وتحریک کی وسعت وافادیت کا صرف ایجابی انداز میں اظہار واقرار ہے۔

افادیت وتاثیر کو کم یا بالکل معدوم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغی دعوت ابھی تک (جہاں تک راقم کے علم و مشاہدہ کا تعلق ہے) بڑے پیمانے پر ان آزمائشوں سے محفوظ ہے۔ اس میں ایثار وقربانی کا جذبہ، رضائے الٰہی کی طلب، اور حصولِ ثواب کا شوق، اسلام اور مسلمانوں کا احترام واعتراف، تواضع و انکسارِ نفس، فرائض کی ادائیگی کا اہتمام اور اس میں ترقی کا شوق، یادِ الٰہی اور ذکرِ خداوندی کی مشغولیت، غیر مفید اور غیر ضروری مشاغل و اعمال سے امکانی حد تک احتراز اور حصولِ مقصد ورضائے الٰہی کے لئے طویل سے طویل سفر اختیار کرنا اور مشقت برداشت کرنا شامل اور معمول بہ ہے۔

جماعت کی یہ خصوصیت اور امتیاز، داعیِ اول کے اخلاص، انابت الی اللہ، اس کی دعاؤں، جدّ و جہد وقربانی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا وقبولیت کے بعد ان اصول وضوابط کا بھی نتیجہ ہے جو شروع سے اس کے داعیِ اول (حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ) نے اس کے لیے ضروری قرار دیئے اور جن کی ہمیشہ تلقین وتبلیغ کی گئی۔ وہ کلمہ طیبہ کے معانی وتقاضوں پر غور، فرائض وعبادات کے فضائل کا علم، علم وذکر کی فضیلت کا استحضار، ذکرِ خداوندی میں مشغولیت، اکرام مسلم اور مسلمان کے حق کی شناسائی وادائیگی، ہر عمل میں تصحیح نیت و اخلاص، ترکِ مالایعنی، اللہ کے راستہ میں نکلنے اور سفر کرنے کے فضائل وترغیبات کا استحضار اور شوق، یہ وہ عناصر اور خصائص تھے جنہوں نے اس دعوت کو ایک سیاسی، مادی تحریک اور استحصالِ فوائد، حصولِ جاہ ومنصب کا ذریعہ بننے سے محفوظ کر دیا اور وہ ایک خالص دینی دعوت اور حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ رہی۔

یہ اصول وعناصر جو اس دعوت و جماعت کے لیے ضروری قرار دیئے گئے، کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں، اور وہ رضائے الٰہی کے حصول ودین کی حفاظت کے لیے ایک پاسبان ومحافظ کا درجہ رکھتے ہیں ان سب کے مآخذ کتابِ الٰہی اور سنت واحادیثِ نبوی ہیں۔

ضرورت تھی کہ ایک مستقل وعلیحدہ کتاب میں ان آیات واحادیث ومآخذ کو جمع کر دیا جاتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دعوت الی الخیر کے داعیِ ثانی مولانا محمد یوسف صاحبؒ (خلفِ رشید داعیِ اول حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ) نے جن کی نظر کتبِ احایث پر بہت وسیع اور گہری تھی، ان اصولوں، ضوابط واحتیاطوں کے مآخذ کو ایک کتاب میں جمع کر دیا اور اس میں پورے

استیعاب و استقصاء سے کام لیا، یہاں تک کہ یہ کتاب ان اصولوں وضوابط اور ہدایات کا مجموعہ نہیں بلکہ مَوسُوعَہ[1] بن گئی جس میں بلا انتخاب واختصار ان سب کا علیٰ اختلافِ الدَّرجات ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تقدیر اور توفیقِ الٰہی کی بات ہے کہ اب یہ کتاب ان کے حَفِید[2] سعید عزیز القدر مولوی سعد صاحب اَطَالَ اللّٰهُ بَقَائَهُ وَوَفَّقَهُ لِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ کی توجہ واہتمام سے شائع ہو رہی ہے اور اس کا افادہ عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل وخدمت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

ابوالحسن علی ندویؒ

دائرہ شاہ علم اللہ

رائے بریلی ۲۰ / ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ

---

[1] جدید عربی میں دائرۃ المعارف کو موسوعہ بھی کہتے ہیں جس میں ہر چیز کا تعارف اور تشریح ہوتی ہے۔

[2] نبیرہ یعنی فرزندِ دختر۔



عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

[آل عمران : ١٦٤]

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ہے جب کہ اُن ہی میں سے، اُن میں ایک ایسا عظیم الشان رسول بھیجا کہ (انسانوں میں سے ہونے کی وجہ سے اُن کے عالی صفات سے لوگ بے تکلف فائدہ اُٹھاتے ہیں) وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں (آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں) ان کے اخلاق کو بناتے اور سنوارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی سنت اور طریقے کی تعلیم دیتے ہیں۔ بلاشبہ ان رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (آلِ عمران:۱۶۴)

درج بالا آیت کے ذیل میں اور اس موضوع پر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ''حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت'' کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے یہ فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوت قرآن کے ذریعے دعوت،

تزکیہ اور تعلیمِ کتاب وحکمت۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ کے نصوص سے یہ ثابت ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے نبی کے اتباع میں اُممِ عالم کی طرف مبعوث ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ۔

(آل عمران: ۱۱۰)

ترجمه: اے مسلمانو! تم بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی، اچھے کاموں کو بتاتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔

اُمتِ مسلمہ فرائضِ نبوت میں سے دعوتِ خیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نبی کی جانشین ہے۔ اس لئے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے جو فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوتِ آیات کے ذریعہ دعوت، تزکیہ اور تعلیمِ کتاب وحکمت، یہ اعمال اُمتِ مسلمہ کے بھی ذمہ آ گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دعوت، تعلیم وتعلّم، ذکر وعبادت پر جان ومال خرچ کرنے والا بنایا۔ ان اعمال کو دوسرے اشغال پر ترجیح دی گئی اور ہر حال میں ان اعمال کی مشق کرائی گئی۔ ان اعمال میں انہماک کے ساتھ تکالیف اور شدائد پر صبر سکھلایا گیا۔ دوسروں کو نفع پہنچانے کے لئے اپنی جان ومال لگانے والا بنایا گیا اور وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ ''اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت اور کوشش کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے'' کی تعمیل میں نبیوں والے مزاج پر ریاضت ومجاہدہ اور قربانی وایثار کے وہ نقشے تیار ہوئے جن سے امت کا اعلیٰ ترین مجموعہ وجود میں آیا۔ جس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والے یہ اعمال مجموعی طور پر عمومِ امت میں زندہ رہے اُس دور کے لئے خیر القرون کی شہادت دی گئی۔

پھر قرناً بعدَ قرنٍ خواص نے یعنی اکابرِ اُمت نے ان نبوی فرائض کی ادائیگی میں پوری توجہ اور کوشش مبذول فرمائی اور انہیں کے مجاہدات کا نور ہے جس سے کاشانۂ اسلام میں روشنی ہے۔

اِس دور میں اللہ جل شانہ نے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے دل میں دین کے مٹنے پر سوز وفکر وبے چینی اور امت کے لئے درد، کڑھن اور غم اس درجے میں بھر دیا جو اُن کے وقت کے اکابر

کی نظر میں اپنی مثال آپ تھا۔ وہ ہروقت جَمِیعُ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو طریقے اللہ رب العزت کی طرف سے لائے ہیں'' ان سب کو سارے عالم میں زندہ کرنے کے لیے مضطرب رہتے تھے اور وہ اس بات کے پورے جزم کے ساتھ داعی تھے کہ احیاء دین کے لئے جدو جہد اسی وقت مقبول اور موثر ہوگی جب کہ جدو جہد میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ زندہ ہو۔ ایسے داعی تیار ہوں جو اپنے علم و عمل، فکر و نظر، طریقِ دعوت اور ذوق و حال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص مناسبت رکھتے ہوں۔ صحتِ ایمان، اور ظاہری عملِ صالح کے ساتھ ان کے باطنی احوال بھی منہاجِ نبوت پر ہوں۔ محبتِ الٰہی، خشیتِ الٰہی، تعلق مع اللہ کی کیفیت ہو۔ اخلاق و عادات و شمائل میں اتباعِ سننِ نبوی کا اہتمام ہو۔ حُبّ للہ، بُغض للہ، رأفت و رحمت بالمسلمین اور شفقت علی الخلق ان کی دعوت کا محرک ہو اور انبیاء علیہم السلام کے بار بار دہرائے ہوئے اصول کے مطابق سوائے اجرِ الٰہی کی طلب کے کوئی مقصود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احیائے دین کی ایسی دھن ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کا شوق انہیں کھینچے کھینچے لئے پھرتا ہو اور جاہ و منصب، مال و دولت، عزت و شہرت، نام و نمود اور ذاتی آرام و آسائش کا کوئی خیال راہ میں مانع نہ ہو۔ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا غرض ان کی زندگی کی ہر جنبش و حرکت اسی ایک سمت میں سمٹ کر رہ جائے۔

جدو جہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں کو اللہ جل شانہ کے اوامر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر لانے اور کام کرنے والوں میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے چھ نمبر مقرر کیے گئے۔ اس وقت کے اہلِ حق علماء و مشائخ نے تائید فرمائی۔ ان کے فرزند رشید حضرت مولانا محمد یوسفؒ نے اپنی داعیانہ و مجاہدانہ زندگی اس کام کو اسی نہج پر بڑھانے اور ان صفات کے حامل مجمع کو تیار کرنے کی کوشش میں کھپا دی۔ ان عالی صفات کے بارے میں حدیث، سیرت اور تاریخ کی معتبر کتب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے واقعات نمونہ کے طور پر ''حیاۃ الصحابہ'' کی تین جلدوں میں جمع کیے۔ یہ کتاب ان کی حیات میں ہی بحمد اللہ شائع ہوگئی۔

مولانا محمد یوسفؒ نے ان صفات (چھ نمبروں) کے بارے میں منتخب احادیثِ پاک کا

مجموعہ بھی تیار کرلیا تھا لیکن اس کی ترتیب وتکمیل کے آخری مراحل سے قبل ہی وہ اس عالمِ فانی سے عالَمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متعدد خدّام ورفقاء سے حضرتؒ نے اس مجموعہ کی تیاری کا ذکر فرمایا اور اس پر حضرتؒ، اللہ جل شانہ کا شکر اور اپنی خوشی کا اظہار فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیا کیا عزائم تھے اور اس کے ہر ہر رنگ کو وہ کس طرح اُجاگر کر کے دلنشیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح مقدر تھا۔ اب اُس ''**منتخب احادیث**'' کا مجموعہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں آسان، عام فہم زبان اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حدیث کے مفہوم کی وضاحت کے لئے بعض مقامات پر قوسین کی عبارت اور فائدہ کو اختصار کے ساتھ تحریر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا محمد یوسفؒ کو اپنی کتاب کے مسودہ پر نظرِ ثانی کا موقع نہیں ملا تھا اس لیے اس میں کافی محنت کرنی پڑی جس میں متنِ حدیث کی درستگی، رواۃِ حدیث کی جرح و تعدیل، حدیث کی تصحیح وتحسین، وتضعیف، شرح غریب الحدیث وغیرہ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں جو مراجع پیش نظر رہے ان کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

اس تمام کام میں بقدرِ استطاعت احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کام میں بھرپور اعانت فرمائی ہے۔ اللہ جل شانہ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ بشری لغزشیں ممکن ہیں۔ حضراتِ علماء سے درخواست ہے کہ جو چیز اصلاح کے لیے ضروری خیال فرمائیں اس سے مطلع فرمائیں۔

یہ مجموعہ جس مقصد کے لئے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا اور اس کی اہمیت کو جس طرح حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے واضح فرمایا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو ہر قسم کی ترمیم اور اختصار سے محفوظ رکھا جائے۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے جن عالی علوم کی تبلیغ واشاعت کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو ذریعہ بنایا ان علوم سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کے مطابق یقین بنایا جائے۔ اللہ رب العزت کے عالی فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کو پڑھتے اور سنتے وقت اپنے آپ کو کچھ نہ جاننے والا سمجھا جائے یعنی انسانی

مشاہدہ پر سے یقین ہٹایا جائے، غیب کی خبروں پر یقین لایا جائے، جو کچھ پڑھا اور سنا جائے اسے دل سے سچا مانا جائے۔ جب قرآنِ کریم پڑھنے یا سننے بیٹھا جائے تو یوں سمجھا جائے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مجھ سے مخاطب ہے۔ کلام کو پڑھتے اور سنتے وقت صاحبِ کلام کی عظمت جتنی طاری ہوگی اور اس کلام کی طرف جتنی توجہ ہوگی اسی قدر کلام کا اثر زیادہ ہوگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدہ:۸۳)

ترجمہ: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو (قرآنِ کریم کے تاثر سے) آپ ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (المائدہ:۸۳)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (الزمر: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر:۱۷، ۱۸)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَى اللهُ الْاَمْرَ فِى السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ، قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے رعب وہیبت کی وجہ سے کانپ اُٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسا چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے (یوں جب فرشتوں پر حکم واضح ہوجاتا ہے تو وہ اُس کی تعمیل میں لگ جاتے ہیں)۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّهُ كَانَ اِذَ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثاً حَتّٰى تُفْهَمَ (رواه البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی (اہم) بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اس کو سمجھ لیا جائے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حدیث پاک کو تین مرتبہ دھیان سے پڑھا جائے یا سنایا جائے۔ محبت اور ادب کے ساتھ پڑھنے اور سننے کی مشق ہو۔ باتیں نہ کی جائیں۔ باوضو دوزانو بیٹھنے کی کوشش ہو۔ سہارا نہ لگایا جائے۔ نفس کے مجاہدے کے ساتھ اس علم میں مشغول ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ دل قرآن وحدیث سے اثر لینے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کا یقین پیدا ہوکر دین کی ایسی طلب پیدا ہو کہ ہر عمل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور مسائل علماء حضرات سے معلوم کرکے عمل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

اب اس کتاب کی ابتداء اُس خطبہ کے ابتدائی حصے سے کی جاتی ہے جو حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب "امانی الاحبار شرح معانی الآثار" کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

محمد سعد کاندھلوی

مدرسہ کاشف العلوم

بستی حضرت نظام الدین اولیاء، نئی دہلی

۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

مطابق ۷/ستمبر ۲۰۰۰ء

ابتدائیه:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ لِیُفِیْضَ عَلَیْهِ النِّعَمَ الَّتِیْ لاَ یُفْنِیْهَا مُرُوْرُ الزَّمَانِ مِنْ خَزَائِنِهِ الَّتِیْ لاَ تَنْقُصُهَا الْعَطَایَا وَلاَ تَبْلُغُهَا الْاَذْهَانُ وَاَوْدَعَ فِیْهِ الْجَوَاهِرَ الْمَكْنُوْنَةَ الَّتِیْ بِاتِّصَافِهَا یَسْتَفِیْدُ مِنْ خَزَائِنِ الرَّحْمٰنِ وَیَفُوْزُ بِهَا اَبَدَ الْآبَادِ فِیْ دَارِ الْجِنَانِ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ الَّذِیْ اُعْطِیَ بِشَفَاعَةِ الْمُذْنِبِیْنَ وَاُرْسِلَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاصْطَفَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِالسِّیَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَاجْتَبَاهُ لِتَشْرِیْحِ مَا عِنْدَهٗ مِنَ الْعَطَایَا وَالنِّعَمِ فِیْ خَزَائِنِهِ الَّتِیْ لاَ تُعَدُّ وَلاَ تُحْصٰی وَكَشَفَ مِنْ ذَاتِهِ الْعُلْیَّةِ عَلَیْهِ مَالَمْ یَكْشِفْ عَلٰی اَحَدٍ وَمِنْ صِفَاتِهِ الْجَلِیْلَةِ الَّتِیْ لَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْهَا اَحَدٌ لاَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلاَنَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَشَرَحَ صَدْرَهُ الْمُبَارَكَ لِاِدْرَاكِ مَااُوْدِعَ فِی الْاِنْسَانِ مِنَ الْاِسْتِعْدَادَاتِ الَّتِیْ بِهَا یَتَقَرَّبُ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی حَقَّ التَّقَرُّبِ وَیَسْتَعِیْنُهٗ فِیْ اُمُوْرِ دُنْیَاهُ وَآخِرَتِهٖ وَعَلَّمَهٗ طُرُقَ تَصْحِیْحِ الْاَعْمَالِ الَّتِیْ تَصْدُرُ مِنَ الْاِنْسَانِ فِیْ كُلِّ حِیْنٍ وَآنٍ فَبِصِحَّتِهَا یَنَالُ الْفَوْزَ فِی الدَّارَیْنِ وَبِفَسَادِهَا الْحِرْمَانَ وَالْخُسْرَانَ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ الَّذِیْنَ اَخَذُوْا عَنِ النَّبِیِّ الْاَطْهَرِ الْاَكْرَمِ ﷺ الْعُلُوْمَ الَّتِیْ صَدَرَتْ مِنْ مِشْكٰوةِ نُبُوَّتِهٖ فِیْ كُلِّ حِیْنٍ اَكْثَرَ مِنْ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ فَاَخَذُوا الْعُلُوْمَ بِاَسْرِهَا وَكَمَالِهَا فَوَعَوْهَا وَحَفِظُوْهَا حَقَّ الْوَعْیِ وَالْحِفْظِ وَصَحِبُوا النَّبِیَّ ﷺ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَشَهِدُوْا مَعَهُ الدَّعْوَةَ وَالْجِهَادَ وَالْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَالْمُعَاشَرَاتِ فَتَعَلَّمُوا الْاَعْمَالَ عَلٰی طَرِیْقَتِهٖ بِالْمُصَاحَبَةِ فَهَنِیْئاً لَهُمْ حَیْثُ اَخَذُوا الْعُلُوْمَ عَنْهُ بِالْمُشَافَهَةِ الْعَمَلِ بِهَا بِلاَ وَاسِطَةٍ ثُمَّ لَمْ یَقْتَصِرُوْا عَلٰی نُفُوْسِهِمُ الْقُدْسِیَّةِ بَلْ قَامُوْا وَبَلَّغُوا كُلَّ مَاوَعَوْهُ وَحَفِظُوْهُ مِنَ الْعُلُوْمِ وَالْاَعْمَالِ حَتّٰی مَلَأُوا الْعَالَمَ بِالْعُلُوْمِ الرَّبَّانِیَّةِ وَالْاَعْمَالِ الرُّوْحَانِیَّةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ فَصَارَ الْعَالَمُ دَارَالْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْاِنْسَانُ مَنْبَعَ النُّوْرِ وَالْهِدَایَةِ وَمَصْدَرَ الْعِبَادَةِ وَالْخِلَافَةِ.

ترجمہ:

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا تا کہ انسان پر اپنی وہ نعمتیں جو زمانہ کے گزرنے سے ختم نہیں ہوتیں لٹائے، وہ نعمتیں ایسے خزانوں میں ہیں جو کہ عطا کرنے سے گھٹتے نہیں اور جن تک انسانوں کے ذہنوں کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر صلاحیتوں کے ایسے جوہر چھپا رکھے ہیں جن کو بروئے کار لا کر انسان، رحمٰن کے خزانوں سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور وہ اُن ہی صلاحیتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں رہنے کی سعادت بھی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ کی رحمت اور درود وسلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں، جن کو گنہگاروں کی شفاعت کرنے کا اعزاز دیا گیا ہے، جن کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا، جن کو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ اور قلم بنانے سے پہلے تمام نبیوں اور رسولوں کی سرداری اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا شرف عطا کرنے کے لئے چُنا اور جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود خزانوں میں جو نعمتیں ہیں ان کی تفصیل بیان کریں اور اُن کو اپنی ذاتِ عالی کے وہ علوم ومعارف عطا کئے جو اَب تک کسی پر نہیں کھولے تھے اور اپنی جلیل القدر صفات ان پر منکشف فرمائیں جن کو کوئی نہیں جانتا تھا نہ کوئی مُقرَّب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسَل، اور ان کے سینہ مبارک کو ان صلاحیتوں کے ادراک کے لئے کھول دیا جو اللہ تعالیٰ نے انسان میں ودیعت فرمائی ہیں جن فطری صلاحیتوں سے بندے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتے ہیں ان صلاحیتوں سے بندے اپنی دنیا و آخرت کے امور میں مدد حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان سے ہر لمحہ صادر ہونے والے اعمال کی درستگی کے طریقوں کا علم دیا، کیوں کہ دُنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار اعمال کی درستگی پر ہے۔ جیسے ان کی خرابی دونوں جہان میں محرومی وخسارہ کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جنہوں نے نبی اطہر واکرم سے اُن علوم کو پورا اور اکمل درجہ میں حاصل کیا جن علوم کی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں سے زیادہ ہے

اور جن کا ظہور چراغ نبوت سے ہر وقت ہوتا تھا پھر انہوں نے اُن علوم کو ایسا یاد کیا اور محفوظ رکھا، جیسا کہ یاد کرنے اور محفوظ رکھنے کا حق ہے۔ وہ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور اُن کے ساتھ دعوت و جہاد، عبادات، معاملات اور معاشرت کے مواقع میں شریک رہے پھر ان اعمال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آپ کے ساتھ رہ کر سیکھا۔

صحابہ کرام ﷺ کی جماعت کو مبارک ہو جنہوں نے بغیر کسی واسطے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمُشافہ علوم اور اُن پر عمل سیکھا پھر انہوں نے ان علوم کو صرف اپنے نفوسِ قُدسیہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو علوم و معارف ان کے دلوں میں محفوظ تھے اور جن اعمال کو وہ کرنے والے تھے وہ دوسروں تک پہنچائے اور سارے عالم کو علوم ربانیہ اور اعمال روحانیہ مصطفویہ سے بھر دیا۔ چنانچہ اُس کے نتیجہ میں سارا عالم عِلم، اور اہلِ عِلم کا گہوارہ بن گیا اور انسان نور و ہدایت کا سر چشمہ بن گئے اور عبادت و خلافت کی بنیاد پر آ گئے۔



کلمۂ طیّبہ

ایمان

ایمان لغت میں کسی کی بات کو کسی کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ہے، اور دین کی خاص اصطلاح میں خبرِ رسول کو بغیر مشاہدہ کے محض رسول کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلاَّ نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلاَّ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [الا نبیاء:۲۵]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔ (انبیاء:۲۵)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ﴾ [الانفال:۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو قوی تر کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔ (انفال:۲)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ لا وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا﴾ [النساء: ۱۷۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور انہیں اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے (جہاں انہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی ان کی دستگیری فرمائیں گے)۔ (نساء:۱۷۵)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ﴾ [المؤمن:۵۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد کریں گے جس دن اعمال لکھنے والے فرشتے گواہی دینے کھڑے ہوں گے۔ (مؤمن:۵۱)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ﴾ [الانعام:۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی، امن انہی کے لئے ہے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔ (انعام:۸۲)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ﴾ [البقرۃ:۱۶۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔
(بقرہ:۱۶۵)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾
[الانعام: ١٦٢]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ بیشک میری نماز اور میری ہر عبادت، میرا جینا اور مرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کے پالنے والے ہیں۔ (انعام:۱۶۵)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً، فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ، وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ رواہ مسلم، باب بیان عددشعب الایمان......، رقم: ۱۵۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔ (مسلم)

فائدہ : حیا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ انسان کو غلط کام سے بچنے پر آمادہ کرتی ہے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی کرنے سے روکتی ہے۔

﴿ 2 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِنِّیَ الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّھَا عَلَیَّ فَھِیَ لَہٗ نَجَاۃٌ۔ رواہ احمد ۶/۱

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا (ابو طالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور

انہوں نے اُسے رد کردیا تھا وہ کلمہ اس شخص کے لئے نجات (کا ذریعہ) ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 3 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : جَدِّدُوا اِیْمَانَكُمْ، قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا؟ قَالَ: اَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ.

رواه احمد والطبرانی واسناد احمد حسن، الترغیب ٢/٤١٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو کثرت سے کہتے رہا کرو۔ (مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

﴿ 4 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآاِلٰهَ اِلاَّاللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة، رقم: ٣٣٨٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔ (ترمذی)

فائدہ : لَآ اِلٰهَ اِلاَّاللّٰهُ سب سے افضل اس لئے ہے کہ سارے دین کا دارومدار ہی اس پر ہے اس کے بغیر نہ ایمان صحیح ہوتا ہے اور نہ کوئی مسلمان بنتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کو افضل دعا اس لئے فرمایا گیا کہ کریم کی تعریف کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا نام ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 5 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَاقَالَ عَبْدٌ: لَآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰی تُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَااجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب دعاء ام سلمة رضی الله عنها، رقم: ٣٥٩٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب) کوئی بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لئے یقینی طور پر آسمان کے

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے۔ یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: اخلاص کے ساتھ کہنا یہ ہے کہ اس میں ریا اور نفاق نہ ہو۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط جلد قبول ہونے کے لئے ہے۔ اور اگر کبیرہ گناہوں کے ساتھ بھی کہا جائے تو نفع اور ثواب سے اس وقت بھی خالی نہیں۔ (مرقاۃ)

﴿ 6 ﴾ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ شَدَّادٌ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِيْ اَهْلَ الْكِتَابِ؟ قُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ: اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَقُوْلُوْا: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَرَفَعْنَا اَيْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِيْ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ وَاَمَرْتَنِيْ بِهَا وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ. رواه احمد والطبراني والبزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱/۱٦٤

حضرت یعلیٰ بن شدّاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شدّاد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا اور حضرت عُبادہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت موجود تھے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ ارشاد فرمایا: دروازہ بند کردو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر آپ ؐ نے اپنا ہاتھ نیچے کرلیا۔ پھر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اے اللہ آپ نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس (کلمہ کی تبلیغ) کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور آپ وعدہ خلاف نہیں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: خوش ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مُسْنَد احمد، طَبَرانی بزار، مَجْمَعُ الزَّوائِد)

﴿ 7 ﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ:

وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ . رواہ البخاری باب الثیاب البیض، رقم ٥٨٢٧

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ لآ اِلٰـهَ اِلَّا اللہُ کہے اور پھر اسی پر اس کی موت آجائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے عَلٰی الرَّغْم وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ: عَلَی الرَّغْم عربی زبان کا ایک خاص محاورہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یہ کام ناگوار بھی ہو اور تم اس کا نہ ہونا بھی چاہتے ہو تب بھی یہ ہو کر رہے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے باوجود جنت میں کیسے داخل ہوگا جبکہ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ گناہوں پر سزا دی جائے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے فرمایا خواہ ابوذر کو کتنا ہی ناگوار گزرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اب اگر اس نے گناہ بھی کئے ہوں گے تو ایمان کے تقاضے سے وہ توبہ استغفار کر کے گناہ معاف کرالے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف فرما کر بغیر کسی عذاب کے ہی یا گناہوں کی سزا دینے کے بعد بہر حال جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف میں کلمہ لآ اِلٰـهَ اِلَّا اللہُ کہنے سے مراد پورے دین و توحید پر ایمان لانا ہے اور اس کو اختیار کرنا ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿8﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَدْرُسُ الْاِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ وَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللہِ فِيْ لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَيَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيْرَةُ يَقُوْلُوْنَ اَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا۔ قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ

لِحُذَيْفَةَ: فَمَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَاصِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ ثَلٰثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنَجِّيْهِمْ مِنَ النَّارِ۔ رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ٤٧٣/٤

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش ونگار گھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں اسی طرح اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ وحج کیا چیز ۔ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ متفرق طور پر کچھ بوڑھے مرد اور کچھ بوڑھی عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سنا تھا اس لئے ہم بھی یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صِلَہ نے پوچھا: جب انہیں روزہ، صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہوگا تو بھلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے تین بار یہی سوال دہرایا ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اعراض کرتے رہے ان کے تیسری مرتبہ (اصرار) کے بعد فرمایا: صِلَہ! یہ کلمہ ہی ان کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 9 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ نَفَعَتْهُ يَوْمًا مِنْ دَهْرِهٖ يُصِيْبُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ۔

رواه البزار والطبراني ورواته رواة الصحيح، الترغيب ٤١٤/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہا اس کو یہ کلمہ ایک دن (یومِ قیامت) ضرور فائدہ دے گا (نجات دلائے گا) اگر چہ اُس کو کچھ نہ کچھ سزا پہلے بھگتنا پڑے۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿ 10 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوْحٍ ابْنَهٗ؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: اَوْصٰى نُوْحٌ ابْنَهٗ فَقَالَ لِابْنِهٖ: يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اُوْصِيْكَ بِاثْنَتَيْنِ وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ۔ اُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فِيْ كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ

حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَی اللہِ، وَبِقَوْلِ! سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ، فَاِنَّھَا عِبَادَۃُ الْخَلْقِ، وَبِھَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُھُمْ، وَاَنْھَاکَ عَنِ اثْنَتَیْنِ، الشِّرْکِ وَالْکِبْرِ، فَاِنَّھُمَا یَحْجُبَانِ عَنِ اللہِ۔ (الحدیث) رواہ البزاروفیہ محمد بن اسحاق وھو مدلس وھوثقۃ وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد۔ ۹۲/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو کی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے کہنے کا حکم کرتا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان وزمین کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان وزمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو بھی یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی دی جاتی ہے۔ اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔

(بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِاللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَا یَقُوْلُھَا رَجُلٌ یَحْضُرُہُ الْمَوْتُ اِلَّا وَجَدَ رُوْحُہٗ لَھَا رَوْحًا حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ جَسَدِہٖ وَکَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ ابو یعلی ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۶۷/۳

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے ایسا شخص پڑھے جس کی موت کا وقت قریب ہو تو اس کی روح جسم سے نکلتے وقت اس کلمہ کی بدولت ضرور راحت پائے گی اور کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہے) (ابو یعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ

قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً۔

(وهو جزء من الحديث) رواه البخاري، باب قول الله تعالىٰ: لما خلقت بيدي، رقم: ٧٤١٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جَو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔ (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرّہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (بخاری)

﴿ 13 ﴾ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا۔ رواه احمد ٤/٦

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: روئے زمین پر کسی شہر، گاؤں، صحرا کا کوئی گھر یا خیمہ ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ فرمادیں، ماننے والے کو کلمہ والا بنا کر عزت دیں گے نہ ماننے والے کو ذلیل فرمائیں گے پھر وہ مسلمانوں کے ماتحت بن کر رہیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 14 ﴾ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَوبْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِيْ طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ اِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ: يَا اَبَتَاهُ! اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا قَالَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ: اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًارَسُوْلُ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلٰثٍ، لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ، وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ قَدِاسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوْمُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُ بَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيْ قَالَ: مَالَكَ يَاعَمْرُو؟ قَالَ قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ

بِـمَـاذَا؟قُلْتُ: اَنْ یُغْفَرَلِیْ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ ؟ وَاَنَّ الْهِـجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا؟ وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ؟ وَمَا کَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ رَسُـوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَجَلَّ فِیْ عَیْنَیَّ مِنْهُ، وَمَا کُنْتُ اُطِیْقُ اَنْ اَمْلَاَعَیْنَیَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهٗ وَلَوْ سُـئِـلْـتُ اَنْ اَصِفَـهٗ مَـا اَطَـقْـتُ لِاَنِّـیْ لَـمْ اَکُنْ اَمْلَاُ عَیْنَیَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ لَـرَجَـوْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِیْنَا اَشْیَاءَ مَا اَدْرِیْ مَا حَالِیْ فِیْهَا فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَـصْـحَبْـنِـی نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَسُنُّوا عَلَیَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَاتُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَیُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَأْنِسَ بِکُمْ،وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ۔

رواه مسلم،باب کون الإسلام یهدم ما قبله......،رقم ۳۲۱

حضرت ابن شماسہ مہری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے۔ وہ زاروقطار رو رہے تھے اور دیوار کی طرف اپنا رخ کئے ہوئے تھے۔ان کے صاحبزادے ان کوتسلّی دینے کے لئے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کوفلاں بشارت نہیں دی تھی ؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کوفلاں بشارت نہیں دی تھی ؟ یعنی آپ کوتو نبی کریم ﷺ نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے (دیوار کی طرف سے) اپنا رخ بدلا اور فرمایا سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لئے) تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ میری زندگی کے تین دور گذرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جبکہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اگر (خدانخواستہ) میں اس حال پر مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا حق ہونا ڈال دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اپنا ہاتھ مبارک بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔آپؐ نے فرمایا: عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہوجائیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قصہ ہی پاک

کردیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کردیتی ہے اور حج بھی پچھلے سب گناہ ختم کردیتا ہے۔ یہ دوَر وہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا، آپ سے زیادہ بزرگ و برتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا۔ آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکتا، اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ کاش اگر میں اس حال پر مر جاتا تو امید ہے کہ جنتی ہوتا۔ پھر ہم کچھ چیزوں کے متولّی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیسرا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہوجائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی واویلا اور شوروشغب کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو۔ جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہوجاؤ) تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اُونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہوجائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں۔ (مسلم)

﴿ 15 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلاَّ الْمُؤْمِنُوْنَ. رواه مسلم، باب غلظ تحريم الغلول......، رقم: ٣٠٩

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے! جاؤ، لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ (مسلم)

﴿ 16 ﴾ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : وَيْحَكَ يَا اَبَا سُفْيَانَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاَسْلِمُوا تَسْلَمُوا. (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني وفيه حرب بن الحسن الطحان وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٦/٢٥٠

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ابوسفیان سے) ارشاد فرمایا: ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے۔ میں تو تمہارے پاس دنیا و آخرت (کی بھلائی) لے کر آیا ہوں، تم اسلام قبول کرلو، سلامتی میں آجاؤ گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ شُفِّعْتُ، فَقُلْتُ: یَا رَبِّ ! اَدْخِلِ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ خَرْدَلَۃٌ فَیَدْخُلُوْنَ، ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی شَیْءٍ.

رواہ البخاری، باب کلام الرب تعالی یوم القیامۃ ......، رقم: ۷۵۰۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی (ایمان) ہو، (اللہ تعالیٰ میری اس شفاعت کو قبول فرمالیں گے) اور وہ لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں ذرا سا بھی (ایمان) ہو۔ (بخاری)

﴿ 18 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا قَدِاسْوَدُّوا، فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَاۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّۃُ فِیْ جَانِبِ السَّیْلِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً؟

رواہ البخاری، باب تفاضل اھل الایمان فی الاعمال، رقم: ۲۲

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ ان کی حالت یہ ہوگی کہ جل کر سیاہ فام ہوگئے ہوں گے۔ اس کے بعد ان کو نہرِ حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح (فوری طور پر تروتازہ ہوکر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد بل کھایا ہوا نکلتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَیِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ.

(الحدیث) رواه الحاکم و صححه، ووافقه الذهبی ۱/۱۳، ۱٤

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور اپنے بُرے کام پر رنج ہو تو تم مؤمن ہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 20 ﴾ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُوْلًا.

رواه مسلم، باب الدلیل علی ان من رضی باللّٰہ ربا ......، رقم: ۱۵۱

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس نے چکھا (اور ایمان کی لذت اُسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسلام کے مطابق عمل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی محبت کے ساتھ ہو جس کو یہ بات نصیب ہوگئی یقیناً ایمانی لذت میں بھی اس کا حصہ ہوگیا۔

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَّکُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ، وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ.

رواه البخاری، باب حلاوة الایمان، رقم: ۱٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کُفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ، وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ، وَاَعْطٰی لِلّٰہِ، وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ.

رواه ابو داؤد، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، رقم: ٤٦٨١

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت کی اور اسی کے لئے دشمنی کی اور (جس کو دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دیا اور (جس کو نہیں دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے نہیں دیا تو اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔

(ابوداؤد)

﴿ 23 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: یَااَبَاذَرٍّ! اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ؟ قَالَ : اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَلْمُوَالَاةُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ.

رواه البيهقي في شعب الإيمان ٧٠/٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بتلاؤ ایمان کی کون سی کڑی زیادہ مضبوط ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو زیادہ علم ہے (لہٰذا آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی کے لئے باہمی تعلق وتعاون ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض وعداوت ہو۔ (بیہقی)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ ایمانی شعبوں میں سب سے زیادہ جاندار اور پائیدار شعبہ یہ ہے کہ بندے کا دنیا میں جس کے ساتھ جو برتاؤ ہو، خواہ تعلق کا ہو یا ترکِ تعلق کا، محبت ہو یا عداوت، وہ اپنے نفس کے تقاضے سے نہ ہو، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور انہی کے حکم کے ماتحت ہو۔

﴿ 24 ﴾ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : طُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَرَآنِیْ مَرَّةً وَطُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ سَبْعَ مِرَارٍ.

رواه احمد ١٥٥/٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کو تو ایک بار مبارکباد اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور

پھر مجھ پر ایمان لایا اس کو سات بار مبارکباد۔ (مسند احمد)

﴿ 25 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِاللهِ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاِيْمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللهِ اِنَّ اَمْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَآهُ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ اَفْضَلَ مِنْ اِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَاَ: "الٓمّٓ ○ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ". رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢/٢٦٠

حضرت عبدالرحمان بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ان کے ایمان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی صداقت ہر اس شخص کے سامنے جس نے آپ کو دیکھا تھا بالکل صاف اور واضح تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! سب سے افضل ایمان اس شخص کا ہے جس کا ایمان بن دیکھے ہو۔ پھر اس کے ثبوت میں انھوں نے یہ آیت پڑھی "الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ" تک۔ ترجمہ: الٓمّٓ یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں، متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 26 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ اَنِّيْ لَقِيْتُ اِخْوَانِيْ، قَالَ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ لَيْسَ نَحْنُ اِخْوَانُكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَلٰكِنْ اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ. رواه احمد ٣/١٥٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِذْ طَلَعَ رَاكِبَانِ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَّانِ مَذْحِجِيَّانِ حَتّٰى اَتَيَاهُ، فَاِذَا رِجَالٌ مِنْ

مَذْحِجٍ، قَالَ فَدَنَا اِلَیْهِ اَحَدُهُمَا لِیُبَایِعَهٗ، قَالَ فَلَمَّا اَخَذَ بِیَدِهٖ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَیْتَ مَنْ رَآكَ فَآمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ مَاذَا لَهٗ؟ قَالَ: طُوْبٰی لَهٗ، قَالَ فَمَسَحَ عَلٰی یَدِهٖ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ اَقْبَلَ الْآخَرُ حَتّٰی اَخَذَ بِیَدِهٖ لِیُبَایِعَهٗ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَیْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَ صَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ یَرَكَ قَالَ: طُوْبٰی لَهٗ ثُمَّ طُوْبٰی لَهٗ ثُمَّ طُوْبٰی لَهٗ، قَالَ فَمَسَحَ عَلٰی یَدِهٖ فَانْصَرَفَ.

رواہ احمد ۱۵۲/٤

حضرت ابوعبدالرحمان جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ دوسوار (سامنے سے آتے) نظر آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں قبیلہ کِندَہ اور قبیلہ مَذحِج کے لوگ معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو وہ قبیلہ مذحج کے لوگ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں ایک شخص بیعت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے۔ جب انہوں نے آپ کا دست مبارک ہاتھ میں لیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! جس نے آپ کی زیارت کی آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اور آپ کا اتباع بھی کیا فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک باد ہو۔ یہ سن کر (برکت لینے کے لئے) انہوں نے آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ پھر دوسرے شخص آگے بڑھے انہوں نے بھی بیعت کے لئے آپ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! جو آپ کو دیکھے بغیر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کرے اور آپ کا اتباع کرے فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو۔ انہوں نے بھی آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ (مسند احمد)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحَقَّ مَوَالِیْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ. رواہ البخاری، باب تعلیم الرجل امته واهله، رقم: ۹۷

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے

ہیں جن کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو (یہودی ہو یا عیسائی) اپنے نبی پر ایمان لائے پھر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان لائے۔دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حقوق بھی ادا کرے۔تیسرا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور اس نے اس کی خوب اچھی تربیت کی ہو اور اسے خوب اچھی تعلیم دی ہو پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری)

فائدہ : حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے نامہ اعمال میں ہر عمل کا ثواب دوسروں کے عمل کے مقابلہ میں دوہرا لکھا جائے گا۔مثلاً اگر کوئی دوسرا شخص نماز پڑھے تو اسے دس گنا ثواب ملے گا اور یہی عمل ان تینوں میں سے کوئی کرے تو اسے بیس گنا ثواب ملے گا۔

(مظاہر حق)

﴿ 29 ﴾ عَنْ اَوْسَطَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: خَطَبَنَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامِيْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ، وَبَكَى اَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَلُوا اللهَ الْمُعَافَاةَ اَوْ قَالَ الْعَافِيَةَ فَلَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ اَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ اَوِ الْمُعَافَاةِ. رواه احمد ۱/۳

حضرت اوسطؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک سال پہلے رسول اللہ ﷺ میرے کھڑے ہونے کی اسی جگہ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے تھے۔یہ کہہ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے (اپنے لئے) عافیت مانگا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ (مسند احمد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَالزُّهْدِ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْاَمَلِ. رواه البيهقى ۷/۴۲۷

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی اصلاح کی ابتدا یقین اور دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی بربادی کی ابتدا بخل اور لمبی امیدوں کی وجہ سے ہوگی۔ (بیہقی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَا صًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في التوكل على الله، رقم: ٢٣٤٤

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرنے لگو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اس طرح روزی دی جائے جس طرح پرندوں کو روزی دی جاتی ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام بھرے پیٹ واپس آتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَامَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّاقَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اللهُ، ثَلَاثًا، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ.

رواه البخاری، باب من علق سيفه بالشجر......، رقم: ٢٩١٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک تھے جو نجد کی طرف ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے واپس ہوئے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے (واپسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوپہر کے وقت ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کیکر کے درخت زیادہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ صحابہ درختوں کے سائے کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھیل گئے رسول اللہ ﷺ نے بھی کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمانے کے لئے قیام کیا اور درخت پر اپنی تلوار لٹکادی اور ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے (درختوں کے سائے میں) سو گئے۔ اچانک (ہم نے سنا کہ) رسول اللہ ﷺ ہمیں آواز دے رہے ہیں (جب ہم وہاں پہنچے) تو آپ کے پاس ایک دیہاتی (کافر) موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ میری ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے مجھ

سے کہا: تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: اللہ۔آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سزا نہیں دی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ (بخاری)

﴿ 33 ﴾ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِسْمَارٍ وَجَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ رَحِمَهُمَا اللهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ: مَاأَنْتَ يَا حَارِثَ بْنَ مَالِكٍ! قَالَ: مُؤْمِنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا.قَالَ فَإِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً، فَمَاحَقِيْقَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِيْ مِنَ الدُّنْيَا، وَاَسْهَرْتُ لَيْلِيْ، وَاَظْمَاْتُ نَهَارِيْ، وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّيْ حِيْنَ يُجَاءُ بِهٖ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَاَنِّيْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُؤْمِنٌ نَوَّرَ قَلْبَهُ. رواه عبد الرزاق في مصنفه، باب الايمان والاسلام ١٢٩/١١

حضرت صالح بن مسمارؒ اور حضرت جعفر بن بُرقانؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حارث! تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں۔آپ نے دریافت فرمایا: کیا سچے مؤمن ہو؟ انہوں نے عرض کیا: سچا مؤمن ہوں۔آپ ؐ نے فرمایا: (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے،تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ یعنی تم نے کس بات کی وجہ سے یہ طے کرلیا کہ میں سچا مؤمن ہوں۔عرض کیا: (میری بات کی حقیقت یہ ہے) کہ میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹالیا ہے، رات کو جاگتا ہوں، دن کو پیاسا رہتا ہوں یعنی روزہ رکھتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی آپس کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں یعنی جنت اور دوزخ کا تصور ہر وقت رہتا ہے۔آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا: (حارث) ایسے مؤمن ہیں جن کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔

(مصنف عبدالرزاق)

﴿ 34 ﴾ عَنْ مَاعِزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللهِ وَحْدَهُ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجَّةٌ بَرَّةٌ، تَفْضُلُ سَائِرَ الْعَمَلِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ اِلٰى مَغْرِبِهَا. رواه احمد ٣٤٢/٤

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اعمال میں

کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اعمال میں سب سے افضل عمل) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، جو اکیلے ہیں پھر جہاد کرنا پھر مقبول حج۔ ان اعمال اور باقی اعمال میں فضیلت کا اتنا فرق ہے جتنا کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلے کا فرق ہے۔　(مسند احمد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلاَ تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ يَعْنِي: التَّقَحُّلَ.　رواه ابو داؤد، باب النهی عن كثير من الارفاه رقم: ٤١٦١

حضرت ابو اُمامہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ ؐ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دھیان دو۔ یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے، یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔　(ابوداؤد)

فائدہ: اس سے مراد تکلفات اور زیب وزینت کی چیزوں کا چھوڑنا ہے۔

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَاَیُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْهِجْرَةُ، قَالَ: فَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: تَهْجُرُ السُّوْءَ.　(وهو بعض الحديث) رواه احمد ٤/ ١١٤

حضرت عمرو بن عبسہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایمان جس کے ساتھ ہجرت ہو۔ انہوں نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت یہ ہے کہ تم بُرائی کو چھوڑ دو۔　(مسند احمد)

﴿ 37 ﴾ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قُلْ لِی فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، وَفِی حَدِيْثِ اَبِی اُسَامَةَ: غَيْرَكَ، قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.　رواه مسلم، باب جامع اوصاف الاسلام، رقم: ١٥٩

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اسلام کی کوئی ایسی (جامع) بات بتا دیجئے کہ آپ کے بتانے کے بعد پھر اس سلسلے میں مجھے کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس بات پر قائم رہو۔　(مسلم)

فائدہ : یعنی اول تو دل سے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لاؤ پھر اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرو اور یہ ایمان وعمل وقتی نہ ہو بلکہ پختگی کے ساتھ اس پر قائم رہو۔ (مظاہر حق)

﴿ 38 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَخْلُقُ فِيْ جَوْفِ اَحَدِ كُمْ كَمَا يَخْلُقُ الثَّوْبُ الْخَلِقُ فَاسْئَلُوا اللهَ اَنْ يُّجَدِّدَ الْاِيْمَانَ فِي قُلُوْبِكُمْ. رواه الحاكم وقال هذا حديث لم يخرج في الصحيحين ورواته مصريون ثقات،وقد احتج مسلم في الصحيح، ووافقه الذهبي ٤/١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تمہارے دلوں میں اسی طرح پرانا (اور کمزور) ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ رکھیں۔

(مستدرک حاکم)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْتَكَلَّمْ.

رواه البخاري، باب الخطاو النسيان في العتاقة ......،رقم: ٢٥٢٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے (اُن) وسوسوں کو معاف فرما دیا ہے (جو ایمان اور یقین کے خلاف یا گناہ کے بارے میں ان کے دل میں بغیر اختیار کے آئیں) جب تک کہ وہ ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرلیں یا ان کو زبان پر نہ لائیں۔ (بخاری)

﴿ 40 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ: اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: اَوَقَدْ وَجَدْ تُمُوْهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ،قَالَ: ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم، باب بيان الوسوسة في الايمان ......،رقم : ٣٤٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا: ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا ہم بہت برا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا واقعی تم ان خیالات کو زبان پر لانا برا سمجھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان ہے۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی جب یہ وَساوِس وخیالات تمہیں اتنے پریشان کرتے ہیں کہ ان پر یقین رکھنا تو دور کی بات ان کو زبان پر لانا بھی تمہیں گوارا نہیں تو یہی تو کمالِ ایمان کی نشانی ہے۔

(نووی)

﴿ 41 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَكْثِرُوا مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَبْلَ اَنْ یُحَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهَا. رواه ابو يعلى باسناد جيد قوى، الترغيب ٤١٦/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو، اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو (موت یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے) نہ کہہ سکو۔ (ابویعلی، ترغیب)

﴿ 42 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات ......، رقم:١٣٦

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 43 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّ اللهَ حَقٌّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه ابو يعلى فى مسنده ١٥٩/١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کا یقین کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ (کا وجود) حق ہے وہ جنت میں جائے گا۔ (ابویعلی)

﴿ 44 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ اَنَا اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَنْ اَقَرَّ لِيْ بِا لتَّوْحِيْدِ دَخَلَ حِصْنِيْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ.

رواه الشيرازي وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٢٤٣/٢

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔ (شیرازی، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ مَكْحُوْلٍ رَحِمَهُ اللهُ يُحَدِّثُ قَالَ: جَاءَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ هَرِمٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! رَجُلٌ غَدَرَ وَفَجَرَ وَلَمْ يَدَعْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً اِلَّا اقْتَطَفَهَا بِيَمِيْنِهٖ، لَوْ قُسِمَتْ خَطِيْئَتُهٗ بَيْنَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَوْبَقَتْهُمْ، فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَاَسْلَمْتَ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَاِنَّ اللهَ غَافِرٌ لَكَ مَا كُنْتَ كَذٰلِكَ وَمُبَدِّلٌ سَيِّئَاتِكَ حَسَنَاتٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَغَدَرَاتِيْ وَفَجَرَاتِيْ؟ فَقَالَ: وَغَدَرَاتُكَ وَفَجَرَاتُكَ، فَوَلَّى الرَّجُلُ يُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ.

التفسير لابن كثير ٣٤٠/٣

حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بوڑھا شخص جس کی دونوں بھنویں اس کی آنکھوں پر آپڑی تھیں اس نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک ایسا آدمی جس نے بہت بدعہدی، بدکاری کی اور اپنی جائز ناجائز ہر خواہش پوری کی اور اس کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر تمام زمین والوں میں تقسیم کردیئے جائیں تو وہ سب کو ہلاک کردیں تو کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! میں کلمہ شہادت ''اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' کا اقرار کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اس کلمہ کے اقرار پر رہوگے اللہ تعالیٰ تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف فرماتے رہیں گے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدلتے رہیں گے۔ اس بوڑھے نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف ہیں۔ یہ سن کر وہ بڑے میاں اَللهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتے ہوئے پیٹھ پھیر کر (خوشی خوشی) واپس

چلے گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 46 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِّنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلاًّ، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ؟ يَقُوْلُ: لَا،يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا،يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: أُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ما جاء فیمن یموت......، رقم: ٢٦٣٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر ساری مخلوق کے رُوبرُو بلائیں گے اور اس کے سامنے اعمال کے ننانوے دفاتر کھولیں گے۔ ہر دفتر حدِّ نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تُو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعیّن تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ دیا ہو)؟ وہ عرض کرے گا: نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا: تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا اس کو تلوا لے۔ وہ عرض کرے گا: اتنے دفتروں کے مقابلہ میں یہ پُرزہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہوگا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھدیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پُرزہ دوسرے پلڑے میں، تو اس پُرزے کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا (سچی بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی۔ (ترمذی)

﴿ 47 ﴾ عَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِھَا اِلَّا حَجَبَتْہُ عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَفِی رِوَایَۃٍ: لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْہِ.

رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ١٦٥/١

حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمۂ شہادت ضرور اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: شارحینِ حدیث دیگر احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس حدیث اور اس جیسی احادیث کا مطلب یہ بتلاتے ہیں کہ جو شہادتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا اور اس کے اعمال نامہ میں گناہ ہوئے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمادیں گے یا تو اپنے فضل سے معاف فرما کر یا گناہوں کی سزا دے کر۔ (معارف الحدیث)

﴿ 48 ﴾ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ: لَا یَشْھَدُ اَحَدٌ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَیَدْخُلَ النَّارَ، اَوْ تَطْعَمَہٗ.

(وھو بعض الحدیث) رواہ مسلم، باب الدلیل علی ان من مات ......، رقم: ١٤٩

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر وہ جہنم میں داخل ہو یا دوزخ کی آگ اس کو کھائے۔ (مسلم)

﴿ 49 ﴾ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ شَھِدَ

اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ فَذَلَّ بِهَا لِسَانُهُ وَاطْمَانَّ بِهَا قَلْبُهُ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ١/٤١

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس کی زبان اس کلمہ (طیبہ کو کثرت) سے (کہنے کی وجہ سے) مانوس ہوگئی ہو اور دل کو اس کلمہ (کے کہنے) سے اطمینان ملتا ہو ایسے شخص کو جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (بیہقی)

﴿ 50 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِيَ تَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبِ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهَا.

رواه احمد ٥/٢٢٩

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ پکے دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 51 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ : يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ! قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ يَا مُعَاذُ! قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ: مَامِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: اِذًا يَتَّكِلُوْا، وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا.

رواه البخاري، باب من خص بالعلم قوما....، رقم: ١٢٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ آپ کے ساتھ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے فرمایا: معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ سَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول میں حاضر ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول

حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ سَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول حاضر ہوں) تین بار ایسا ہی ہوا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر ایسے شخص کو حرام کر دیا ہے۔ حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ نے (یہ خوش خبری سن کر) عرض کیا: کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کردوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آخر کار اس خوف سے کہ (حدیث چھپانے کا) گناہ نہ ہو اپنے آخری وقت میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر دی۔ (بخاری)

فائدہ: جن احادیث میں صرف لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کے اقرار پر دوزخ کی آگ کا حرام ہونا مذکور ہے شارحین نے ان جیسی احادیث کے دو مطلب بیان کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوزخ کے ابدی عذاب سے نجات مراد ہے یعنی کفار و مشرکین کی طرح ہمیشہ ان کو دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا گو برے اعمال کی سزا کے لئے کچھ وقت دوزخ میں ڈالا جائے۔ دوسرا مطلب یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جس نے سچے دل سے اور سوچ سمجھ کر یہ شہادت دی اس کی زندگی مکمل طور پر دین اسلام کے مطابق ہوگی۔ (مظاہر حق)

﴿ 52 ﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهِ.

(وهو بعض الحديث) رواه البخاری، باب صفة الجنة و النار، رقم: ٦٥٧٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ کہے۔ (مسند احمد)

﴿ 53 ﴾ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِىِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : اَشْهَدُ عِنْدَ اللهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ، ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سَلَكَ

فِی الْجَنَّةِ. (الحديث) رواه احمد ١٦/٤

حضرت رِفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ سچے دل سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر اپنے اعمال کو درست رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَ عْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٧٢/١

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی دل سے حق سمجھ کر کہے اور اسی حالت پر اس کی موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے، وہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عِيَاضٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ كَلِمَةٌ، عَلَى اللهِ كَرِيْمَةٌ، لَهَا عِنْدَ اللهِ مَكَانٌ، وَهِيَ كَلِمَةٌ مَنْ قَالَهَا صَادِقًا اَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَمَنْ قَالَهَا كَاذِبًا حَقَنَتْ دَمَهُ وَاَحْرَزَتْ مَالَهُ وَلَقِيَ اللهَ غَدًا فَحَاسَبَهُ.

رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١٧٤/١

حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی عزت والا قیمتی کلمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا رتبہ و مقام حاصل ہے۔ جو شخص اسے سچے دل سے کہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اسے جھوٹے دل سے کہے گا تو یہ کلمہ (دنیا میں تو) اس کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا لیکن کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے باز پرس فرمائیں گے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: جھوٹے دل سے کلمہ کہنے پر جان و مال کی حفاظت ہوگی کیونکہ یہ شخص ظاہری طور پر مسلمان ہے لہٰذا مقابلہ کرنے والے کافر کی طرح نہ اُسے قتل کیا جائے گا اور نہ اُس کا مال لیا جائے گا۔

﴿ 56 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ شَهِدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ يُصَدِّقُ قَلْبُهُ لِسَانَهُ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. رواہ ابو یعلی ۶۸/۱

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلاَّ اللهُ کی گواہی اس طرح دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند ابویعلیٰ)

﴿ 57 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَبْشِرُوْا وَبَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَ كُمْ اَنَّهُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواه احمد والطبرنی فی الکبیر ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۵۹/۱

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری لو اور دوسروں کو بھی خوشخبری دے دو کہ جو شخص سچے دل سے لَآ اِلٰـهَ اِلاَّ اللهُ کا اقرار کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 58 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ شَهِدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

مجمع البحرين فی زوائد المعجمين ٦/١ ٥ قال المحقق: صحيح لجميع طرقه

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مجمع البحرین)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِیْ عَارِضَتَيِ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ: السَّطْرُ الْاَوَّلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اللہِ، وَالسَّطْرُ الثَّانِي مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا اَكَلْنَا رَبِحْنَا وَمَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا، وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ. رواه الرافعي وابن النجار وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ١/٦٤٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں۔ پہلی سطر ''لَآ اِلٰـهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ''۔ دوسری سطر ''جو ہم نے آگے بھیج دیا یعنی صدقہ وغیرہ کر دیا اس کا ثواب ہمیں مل گیا اور جو دنیا میں ہم نے کھا پی لیا اس کا ہم نے نفع اٹھالیا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے اس میں ہمیں نقصان ہوا''۔ تیسری سطر ''اُمت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔'' (رافعی، ابن نجار)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَنْ يُّوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

رواه البخاري، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله تعالى، رقم٦٤٢٣

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قیامت کے دن لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کو اس طرح سے کہتا ہوا آئے کہ اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرمادیں گے۔

(بخاری)

﴿ 61 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، فَارَقَهَا وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢/٣٣٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص تھا جو اکیلے ہیں جن کا کوئی شریک نہیں ہے اور (اپنی زندگی میں) نماز قائم کرتا رہا، (اور اگر صاحبِ مال تھا تو) زکوۃ دیتا رہا، تو وہ شخص اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی تھے۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص ہونے سے مراد یہ ہے کہ دل سے فرمانبرداری اختیار کی ہو۔

﴿ 62 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَہُ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہُ سَلِیْمًا وَلِسَانَہُ صَادِقًا وَنَفْسَہُ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہُ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہُ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہُ نَاظِرَۃً. (الحدیث) رواہ احمد ۱۴۷/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا اور اپنے دل کو (کفر و شرک) سے پاک کرلیا، اپنی زبان کو سچا رکھا، اپنے نفس کو مطمئن بنایا (کہ اُس کو اللہ کی یاد سے اور اُس کی مرضیات پر چلنے سے اطمینان ملتا ہو)، اپنی طبیعت کو درست رکھا (کہ وہ بُرائی کی طرف نہ چلتی ہو)، اپنے کان کو حق سننے والا بنایا اور اپنی آنکھ کو (ایمان کی نگاہ سے) دیکھنے والا بنایا۔ (مسند احمد)

﴿ 63 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ، وَمَنْ لَقِیَہُ یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ.

رواہ مسلم، باب الدلیل علی من مات ......رقم: ۲۷۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 64 ﴾ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ. عمل الیوم واللیلۃ للنسائی، رقم: ۱۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی۔ (عَمَلُ الیوم واللَّیْلۃ)

﴿ 65 ﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ.

رواه الطبراني في الكبير واسناده لا باس به، مجمع الزوائد ١٦٤/١

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً اس کے لئے مغفرت ضروری ہوگئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! هَلْ سَمِعْتَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ حِسًّا؟ قُلْتُ: لَا۔ قَالَ: إِنَّهُ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ، فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَفَلَا أَخْرُجُ إِلَى النَّاسِ فَأُبَشِّرُهُمْ، قَالَ: دَعْهُمْ فَلْيَسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ۔ رواه الطبراني في الكبير ٥٩/٢٠

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم نے رات کوئی آہٹ سنی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کے پاس جا کر یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں اپنے حال پر رہنے دو تا کہ (اعمال کے) راستہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے رہیں۔ (طبرانی)

﴿ 67 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قَالَ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (الحديث) رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات ......، رقم: ١٤٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے عذاب نہ دے۔ (مسلم)

﴿ 68 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللهَ لاَ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَقْتُلُ نَفْسًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ خَفِيْفُ الظَّهْرِ.

رواه الطبراني في الكبير وفي اسناده ابن لهيعة، مجمع الزوائد ١٦٧/١ ابن لهيعة صدوق، تقريب التهذيب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور نہ کسی کو قتل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (ان دو گناہوں کا بوجھ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلکا پھلکا حاضر ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 69 ﴾ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ اُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١٦٥/١

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی کے ناحق خون میں ہاتھ نہ رنگے ہوں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)



غیب کی باتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر اور تمام غیبی امور پر ایمان لانا اور حضرت محمد ﷺ کی ہر خبر کو مشاہدہ کے بغیر محض ان کے اعتماد پر یقینی طور پر مان لینا اور ان کی خبر کے مقابلہ میں فانی لذتوں، انسانی مشاہدوں اور مادّی تجربوں کو چھوڑ دینا۔

اللہ تعالیٰ، اُس کی صفاتِ عالیہ، اُس کے رسول اور تقدیر پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: ﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾

[البقرہ: ۱۷۷]

(جب یہود ونصاریٰ نے کہا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے تو ہم عذاب کے مستحق کیسے ہوسکتے ہیں تو اس خیال کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کوئی یہی نیکی (وکمال) نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) پر یقین رکھے اور (اسی طرح) آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، تمام آسمانی کتابوں اور نبیوں پر یقین رکھے اور مال کی محبت اور اپنی حاجت کے باوجود، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں مال دے اور نماز کی پابندی کرے اور زکاۃ بھی ادا کرے اور ان عقیدوں اور اعمال کے ساتھ، اُن کے یہ اخلاق بھی ہوں کہ جب وہ کسی جائز کام کا عہد کرلیں تو اس عہد کو پورا کریں اور وہ تنگدستی میں، بیماری میں اور لڑائی کے سخت وقت میں مستقل مزاج رہنے والے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو متقی کہا جاسکتا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ﴾ (فاطر: ۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو یاد کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کئے ہیں۔ ذرا سوچو تو سہی، اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان وزمین سے روزی پہنچاتا ہو، اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم کہاں چلے جارہے ہو۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَنّٰی یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ [الانعام: ۱۰۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں، ان کی کوئی اولاد کہاں ہوسکتی ہے جبکہ ان کی کوئی بیوی ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کو جانتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ﴾ [الواقعة: ۵۸، ۵۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو منی تم عورتوں کے رحم میں پہنچاتے ہو، کیا تم اس سے انسان بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴾ [الواقعة: ٦٣،٦٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ، کہ زمین میں جو بیج تم ڈالتے ہو اس کو تم اگاتے ہو، یا ہم اس کے اگانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴾ [الواقعة: ٦٨-٧٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم نے برسایا، یا ہم اس کے برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کردیں۔ تم کیوں شکر نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جس آگ کو تم سلگاتے ہو، اس کے خاص درخت کو (اور اسی طرح جن ذرائع سے یہ آگ پیدا ہوتی ہے ان کو) تم نے پیدا کیا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔
(واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ فٰلِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ط يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَىِّ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِىْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ط فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ج وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ لا وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط اُنْظُرُوْآ اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴾ [الانعام: ٩٥-٩٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والے ہیں۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتے ہیں اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالتے ہیں۔ وہی تو اللہ ہیں جن کی ایسی قدرت ہے، پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کہاں اس کے غیر کی طرف چلے جارہے ہو؟ وہی اللہ صبح کو رات سے نکالنے والے ہیں اور اُس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور اُس نے سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا، اور ان کی رفتار کا حساب ایسی ذات کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی قدرت اور بڑے علم والے ہیں۔ اور اُس نے تمھارے فائدے کے لئے ستارے بنائے ہیں تاکہ تم ان کے ذریعے سے رات کے اندھیروں میں، خشکی اور دریا میں راستہ معلوم کرسکو۔ اور ہم نے یہ نشانیاں خوب کھول کھول کر بیان کردیں ان لوگوں کے لئے جو بھلے اور برے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ وہی ہیں جنہوں نے تم کو اصل کے اعتبار سے ایک ہی انسان سے پیدا کیا پھر کچھ عرصہ کے لئے تمہارا ٹھکانہ زمین ہے پھر تمہیں قبر کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ بیشک ہم نے یہ دلائل بھی کھول کر بیان کردیئے ان لوگوں کے لئے جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے آسمان سے پانی اتارا اور ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے نباتات کو زمین سے نکالا۔ پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی، پھر اُس کھیتی سے ہم ایسے دانے نکالتے ہیں جو اوپر تلے ہوتے ہیں اور کھجور کی شاخوں میں سے ایسے گچھے نکالتے ہیں جو پھل کے بوجھ کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر اسی ایک پانی سے انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل رنگ، صورت، ذائقہ میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور بعض ایک دوسرے سے نہیں بھی ملتے۔ ذرا ہر ایک پھل میں غور تو کرو جب وہ پھل لاتا ہے تو بالکل کچا اور بدمزہ ہوتا ہے اور پھر اس کے پکنے میں بھی غور کرو کہ اس وقت تمام صفات میں کامل ہوتا ہے۔ بیشک یقین والوں کے لئے ان چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالیٰ: ﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [الجاثية:٣٦،٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمینوں کے بھی رب ہیں اور تمام جہانوں کے رب ہیں اور آسمانوں اور زمین میں ہر قسم کی

بڑائی ان ہی کے لئے ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (جاثیہ)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آل عمران:٢٦/٢٧]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ یوں کہا کیجئے کہ اے اللہ، اے تمام سلطنت کے مالک، آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کردیں۔ ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں اور آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں یعنی آپ بعض موسموں میں رات کے کچھ حصہ کو دن میں داخل کردیتے ہیں جس سے دن بڑا ہونے لگتا ہے اور بعض موسموں میں دن کے حصے کو رات میں داخل کردیتے ہیں جس سے رات بڑی ہوجاتی ہے اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکالتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکالتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَافِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ○ وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی ج ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

[الانعام: ٥٩، ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور غیب کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، ان خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کو جانتے ہیں، اور درخت سے کوئی پتہ گرنے والا ایسا نہیں جس کو وہ نہ جانتے ہوں، اور زمین کی تاریکیوں میں جو کوئی بیج بھی پڑتا ہے وہ اس کو جانتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز پہلے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوح محفوظ میں لکھی

جا چکی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو اس کو جانتے ہیں پھر (اللہ تعالیٰ ہی) تم کو نیند سے جگا دیتے ہیں تا کہ زندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے۔ آخر کار تم سب کو انہی کی طرف واپس جانا ہے، وہ تم کو ان اعمال کی حقیقت سے آگاہ کردیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ [الانعام:١٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے کہیے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بنالوں جو آسمانوں اور زمین کے خالق ہیں، اور وہی سب کو کھلاتے ہیں اور انہیں کوئی نہیں کھلاتا (کہ وہ ذات ان حاجتوں سے پاک ہے)۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ز وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ [الحجر: ٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ مگر پھر ہم حکمت سے ہر چیز کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں۔ (حجر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾ [النساء: ١٣٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا یہ لوگ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ق اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ز وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [العنکبوت ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی جمع کر کے نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو بھی ان کے مقدر کی روزی پہنچاتے ہیں اور تمہیں بھی، اور وہی سب کی سنتے ہیں اور سب کو جانتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ وَاَبْصَارَکُمْ وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ ط اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ ھُمْ یَصْدِفُوْنَ﴾

[الانعام: ٤٦]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے فرمایئے کہ ذرا یہ تو بتاؤ اگر تمہاری بدعملی پر اللہ تعالیٰ تمہارے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت تم سے چھین لیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں (کہ پھر کسی بات کو سمجھ نہ سکو) تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات اس کائنات میں ہے جو تم کو یہ چیزیں دوبارہ لوٹا دے۔ آپ دیکھئے تو ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ بے رُخی کرتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ ط اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ النَّھَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْہِ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ [القصص: ٧١، ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، کیا تم سنتے نہیں؟ آپ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک دن ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ○ اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ○ اَوْ یُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ ﴾ [الشوریٰ: ٣٢-٣٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز ہیں، اگر وہ چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیں اور وہ جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بیشک اس میں قدرت پر دلالت کے لئے ہر صابر و شاکر مؤمن کے لئے نشانیاں ہیں۔ یا اگر وہ چاہیں تو

ہوا چلا کر ان جہازوں کے سواروں کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے تباہ کر دیں اور بہت سوں سے تو درگزر ہی فرما دیتے ہیں۔ (شوریٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلاً ط يٰجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ج وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ﴾ [سبا:١٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا تھا کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تسبیح کیا کرو۔ اور یہی حکم پرندوں کو دیا تھا اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا تھا۔ (سبا)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ قف فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ق وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ﴾ [القصص:٨١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قارون کی شرارتوں کی وجہ سے اس کو اپنے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ پھر اس کی مدد کے لئے کوئی جماعت بھی کھڑی نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کو بچا لیتی اور نہ وہ اپنے آپ کو خود ہی بچا سکا۔ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ط فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴾ [الشعراء: ٦٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو دریا پر مارو۔ چنانچہ لکڑی مارتے ہی دریا پھٹ گیا (اور وہ پھٹ کر کئی حصے ہو گیا گویا متعدد سڑکیں کھل گئیں) اور ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑا پہاڑ۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ م بِالْبَصَرِ﴾ [القمر: ٥٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہمارا حکم تو بس ایک مرتبہ کہہ دینے سے پلک جھپکنے کی طرح پورا ہو جاتا ہے۔ (قمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ﴾ [الاعراف:٥٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اُسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اُسی کا حکم چلتا ہے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ﴾ [اعراف: ٥٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ہر نبی نے آکر اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو) ان کے سوا کوئی ذات بھی عبادت کے لائق نہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾ [لقمن:٢٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اس ذات پاک کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں کہ) اگر جتنے درخت زمین بھر میں ہیں ان سے قلم تیار کیے جائیں اور یہ جو سمندر ہیں اس کو اور اس کے علاوہ مزید سات سمندروں کو ان قلموں کے لئے بطور سیاہی کے استعمال کیا جائے اور پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھنے شروع کیے جائیں تو سب قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کمالات کا بیان پورا نہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (لقمن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ [التوبة:٥١]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ ہمیں جو چیز بھی پیش آئے گی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پیش آئے گی۔ وہی ہمارے آقا اور مولیٰ ہیں (لہٰذا اس مصیبت میں بھی ہمارے لئے کوئی بہتری ہوگی) اور مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾

[یونس:١٠٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو ان کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہیں تو ان کے فضل کو کوئی پھیرنے

والا نہیں بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ وہ بڑی مغفرت کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں۔ (یونس)

احادیثِ نبویہ

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَدِّثْنِيْ مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ؟ قَالَ: إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ

(وهو قطعة من حديث طويل). رواه احمد ۱/۳۱۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، آخرت کے دن، فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ۔ مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ جنت، دوزخ، حساب اور اعمال کے ترازو پر ایمان لاؤ۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا جب میں ان تمام باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہوگیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے۔ (مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ.

(الحديث) رواه البخاري، باب سؤال جبريل عليه السلام النبي ﷺ......، رقم: ۵۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، اُس کے فرشتوں کو اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور اُس کے رسولوں کو حق جانو اور حق مانو (اور مرنے کے بعد دوبارہ) اٹھائے جانے کو حق جانو اور حق مانو۔ (بخاری)

﴿ 72 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، قِيْلَ لَهُ اُدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ.

رواه احمد وفي اسناده شهر بن حوشب وقدوثق،مجمع الزوائد ١٨٢/١

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے آٹھ دروازں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ، وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴾ الآية.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ومن سورة البقرة،رقم :٢٩٨٨

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے دل میں ایک خیال تو شیطان کی طرف سے آتا ہے اور ایک خیال فرشتے کی طرف سے آتا ہے۔ شیطان کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ بُرائی پر اور حق کو جھٹلانے پر ابھارتا ہے۔ فرشتے کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور حق کی تصدیق پر ابھارتا ہے ۔لہٰذا جو شخص اپنے اندر نیکی اور حق کی تصدیق کا خیال پائے اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ہدایت) ہے اور اس پر اس کو شکر کرنا چاہئے اور جو شخص اپنے اندر دوسری کیفیت (شیطانی خیال) پائے تو اس کو چاہئے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے ”شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور گناہ کے لئے اُکساتا ہے“۔ (ترمذی)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَجِلُّوا اللهَ يَغْفِرْ لَكُمْ.

رواه احمد ١٩٩/٥

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عظمت دل میں بٹھاؤ وہ تمہیں بخش دیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهُ قَالَ: یَاعِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَجَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، یَا عِبَادِیْ ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهُ ، فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ، یَا عِبَادِیْ ! کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهُ، فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ، یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ، یَا عِبَادِیْ ! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ، یَا عِبَادِیْ ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ، مَازَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، قَامُوا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ، فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، یَا عِبَادِیْ!اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا لَکُمْ، ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ.

رواه مسلم ، باب تحریم الظلم،رقم : ٦٥٧٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا چاہو تو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب اُس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم

میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے تو یہ بات میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں کرسکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، اُس شخص کی طرح ہوجائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و فاسق ہے تو یہ چیز میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں کرسکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب ایک کھلے میدان میں جمع ہوکر مجھ سے سوال کریں، اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کردوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کمی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے، (اور یہ کمی کوئی کمی نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھی سب کو دے دینے سے کچھ کمی نہیں آتی) میرے بندو! تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں، پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ لہٰذا جو شخص (اللہ کی توفیق سے) نیک عمل کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے (کیونکہ اس سے گناہ کا سرزد ہونا نفس ہی کے تقاضے سے ہوا)۔ (مسلم)

﴿ 76 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَنَامُ وَلَایَنْبَغِیْ لَهُ اَنْ یَنَامَ، یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُهُ، یُرْفَعُ اِلَیْهِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ، حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهٖ

رواه مسلم، باب فی قوله علیه السلام: ان اللّٰه لاینام......، رقم:٤٤٥

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ہمیں پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: (۱) اللہ تعالیٰ نہ سوتے ہیں اور سونا ان کی شان کے مناسب (بھی) نہیں، (۲) روزی کو کم اور کشادہ فرماتے ہیں۔ (۳) اُن کے پاس رات کے اعمال دن سے پہلے، (۴) دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں، اور (۵) (ان کے اور مخلوق کے درمیان) پردہ اُن کا نور ہے۔ اگر وہ یہ پردہ اٹھادیں تو جہاں تک مخلوق کی نظر جائے ان کی ذات کے انوار سب کو جلا ڈالیں۔ (مسلم)

﴿ 77 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ یَوْمَ خَلَقَهُ صَآفًّا قَدَمَیْهِ لَا یَرْفَعُ بَصَرَهُ، بَیْنَهُ وَبَیْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا،

مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْمِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ. مصابیح السنة للبغوی وعده من الحسان ٤/٣١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے وہ دونوں پاؤں برابر کئے کھڑے ہیں نظر اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور پروردگار کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، ہر پردہ ایسا ہے کہ اگر اسرافیل اس کے قریب بھی جائیں تو جل کر راکھ ہو جائیں۔ (مصابیح السنة)

﴿ 78 ﴾ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفىٰ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَا حْتَرَقْتُ. مصابیح السنة للبغوی وعده من الحسان ٤/٣٠

حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبرئیل علیہ السلام کانپ اٹھے اور عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور ان کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔ (مصابیح السنة)

﴿ 79 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰىٰ لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ،سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَ يَرْفَعُ. رواه البخاری، باب قوله وكان عرشه على الماء،رقم: ٤٦٨٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم خرچ کرو میں تمہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا مسلسل خرچ اس خزانہ کو کم نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور (اس سے بھی پہلے جب کہ) ان کا عرش پانی پر تھا کتنا خرچ کیا ہے (اس کے باوجود) ان کے خزانہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی، تقدیر کے اچھے برے فیصلوں کا ترازو ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (بخاری)

﴿ 80 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ، وَ يَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟

رواه البخاری، باب قول اللّٰه تعالٰی ملك الناس، رقم:۷۳۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضہ میں لیں گے اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ (بخاری)

﴿ 81 ﴾ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنِّىْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ، لَوَدِدْتُ اَنِّىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ......، رقم: ۲۳۱۲

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان (عظمتِ الٰہی کے بوجھ سے) چرچراتا ہے (جیسے کہ چارپائی وغیرہ وزن سے بولنے لگتی ہے) اور آسمان کا حق ہے کہ وہ چرچرائے (کہ عظمت کا بوجھ بہت ہوتا ہے) اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ رکھے ہوئے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے، اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے ویرانوں میں نکل جاتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جو (جڑ سے) کاٹ دیا جاتا۔ (ترمذی)

﴿ 82 ﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ

الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ.

رواه الترمذی وقال : هذا حديث غريب، باب حديث فی اسماء اللّٰه......، رقم: ۳۵۰۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو۔ جس نے ان کو خوب اچھی طرح یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی مالک ومعبود نہیں۔ اس کے ننانوے صفاتی نام یہ ہیں:-

اَلرَّحْمٰنُ	بے حد رحم کرنے والا	اَلرَّحِیْمُ	نہایت مہربان
اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ	ہر عیب سے پاک
اَلسَّلَامُ	ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ	امن وایمان عطا فرمانے والا
اَلْمُهَيْمِنُ	پوری نگہبانی فرمانے والا	اَلْعَزِيْزُ	سب پر غالب
اَلْجَبَّارُ	خرابی کا درست کرنے والا	اَلْمُتَكَبِّرُ	بہت بڑائی اور عظمت والا
اَلْخَالِقُ	پیدا فرمانے والا	اَلْبَارِئُ	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ	گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	اَلْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
الرَّزَّاقُ	بہت بڑا روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ	سب کیلئے رحمت کے دروازے کھولنے والا
اَلْعَلِيْمُ	سب کچھ جاننے والا	اَلْقَابِضُ	تنگی کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	فراخی کرنے والا	اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا
اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا

اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ	سب کچھ سننے والا
اَلْبَصِیْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ	اٹل فیصلے والا
اَلْعَدْلُ	سراپا عدل وانصاف	اَللَّطِیْفُ	بھیدوں کا جاننے والا
اَلْخَبِیْرُ	ہر بات سے باخبر	اَلْحَلِیْمُ	نہایت بردبار
اَلْعَظِیْمُ	بڑی عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا
اَلشَّکُوْرُ	قدردان (تھوڑے پر بہت دینے والا)	اَلْعَلِیُّ	بلند مرتبہ والا
اَلْکَبِیْرُ	بہت بڑا	اَلْحَفِیْظُ	حفاظت کرنے والا
اَلْمُقِیْتُ	سب کو زندگی کا سامان عطا کرنے والا	اَلْحَسِیْبُ	سب کے لئے کافی ہوجانے والا
اَلْجَلِیْلُ	بڑی بزرگی والا	اَلْکَرِیْمُ	بے مانگے عطا فرمانے والا
اَلرَّقِیْبُ	نگراں	اَلْمُجِیْبُ	قبول فرمانے والا
اَلْوَاسِعُ	وسعت رکھنے والا	اَلْحَکِیْمُ	بڑی حکمتوں والا
اَلْوَدُوْدُ	اپنے بندوں کو چاہنے والا	اَلْمَجِیْدُ	عزت وشرافت والا
اَلْبَاعِثُ	زندہ کرکے قبروں سے اُٹھانے والا	اَلشَّہِیْدُ	ایسا حاضر جو سب کچھ دیکھتا ہے اور جانتا ہے
اَلْحَقُّ	اپنی ساری صفات کے ساتھ موجود	اَلْوَکِیْلُ	کام بنانے والا
اَلْقَوِیُّ	بڑی طاقت وقوت والا	اَلْمَتِیْنُ	بہت مضبوط
اَلْوَلِیُّ	سرپرست ومددگار	اَلْحَمِیْدُ	تعریف کا مستحق
اَلْمُحْصِیْ	سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنے والا
اَلْمُعِیْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	اَلْمُحْیِیْ	زندگی بخشنے والا
اَلْمُمِیْتُ	موت دینے والا	اَلْحَیُّ	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
اَلْقَیُّوْمُ	سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا	اَلْوَاجِدُ	سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا یعنی ہر چیز اس کے خزانے میں ہے

اَلْمَاجِدُ	بڑائی والا	اَلْوَاحِدُ	ایک
اَلْاَحَدُ	اکیلا	اَلصَّمَدُ	سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج
اَلْقَادِرُ	بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ	سب پر کامل اقتدار رکھنے والا
اَلْمُقَدِّمُ	آگے کردینے والا	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کردینے والا
اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے	اَلْاٰخِرُ	سب کے بعد یعنی جب کوئی نہ تھا، کچھ نہ تھا، جب بھی وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ رہے گا کچھ نہ رہے گا وہ اس وقت اور اس کے بعد بھی موجود رہے گا۔
اَلظَّاهِرُ	بالکل ظاہر یعنی دلائل کے اعتبار سے اُس کا وجود بالکل ظاہر ہے	اَلْبَاطِنُ	نگاہوں سے اوجھل
اَلْوَالِي	ہر چیز کا ذمہ دار	اَلْمُتَعَالِي	مخلوق کی صفات سے برتر
اَلْبَرُّ	بڑا محسن	اَلتَّوَّابُ	توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا
اَلْمُنْتَقِمُ	مجرمین سے بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ	بہت معافی دینے والا
الرَّؤُوْفُ	بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ	سارے جہاں کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ	عظمت وجلال اور انعام و اکرام والا	اَلْمُقْسِطُ	حقدار کا حق ادا کرنے والا
اَلْجَامِعُ	ساری مخلوق کو قیامت کے دن یکجا کرنے والا	اَلْغَنِيُّ	خود بے نیاز جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں
اَلْمُغْنِي	اپنی عطا کے ذریعہ بندوں کو بے نیاز کردینے والا	اَلْمَانِعُ	روک دینے والا
اَلضَّارُّ	(اپنی حکمت اور مشیت کے تحت) ضرر پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا

اَلنُّوْرُ	سراپا نور اور نور بخشنے والا	اَلْهَادِي	سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والا
اَلْبَدِيْعُ	بلا نمونہ بنانے والا	اَلْبَاقِي	ہمیشہ رہنے والا (جس کو کبھی فنا نہیں)
اَلْوَارِثُ	سب کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا	اَلرَّشِيْدُ	صاحبِ رُشد وحکمت (جس کا ہر فعل اور فیصلہ درست ہے)
اَلصَّبُوْرُ	بہت برداشت کرنے والا (کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیوں دیکھتا ہے اور فوراً عذاب بھیج کر ان کو تہس نہس نہیں کر دیتا) (ترمذی)		

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جو قرآنِ کریم یا دیگر روایات میں مذکور ہیں جن میں سے ننانوے اس حدیث میں ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 83 ﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَامُحَمَّدُ! اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ، فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ○ اَللهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾. (رواه احمد ١٣٤/٥)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے محمد! ہمیں اپنے پروردگار کا نسب تو بتلایئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (سورہ اخلاص) نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: آپ کہہ دیجیے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اور بے نیاز ہے، اُس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 84 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ): كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ، اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اِنِّيْ لَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا بَدَاْتُهٗ، وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَاَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِيْ كُفُوًا اَحَدٌ. رواه البخاري، باب قوله الله الصمد، رقم: ٤٩٧٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیثِ قُدسی میں اپنے رب کا یہ ارشادِ مُبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے

مناسب نہیں تھا اور مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا جیسا کہ میں نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور اس کا برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔ (بخاری)

﴿ 85 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَ لُوْنَ حَتّٰی يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ ؟ فَاِذَا قَالُوا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا: اللهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. رواه ابو داؤد، مشكوة المصابيح، رقم: ٧٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ ہمیشہ (اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں) ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ (نعوذ باللہ) جب لوگ یہ بات کہیں تو تم یہ کلمات کہو: اَللّٰهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ **ترجمه**: اللہ تعالیٰ ایک ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں سب ان کے محتاج ہیں نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہیں۔ اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہمسر ہے۔ پھر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کی پناہ مانگے۔

(ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح)

﴿ 86 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالٰی: يُؤْذِيْنِی ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِی الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

رواه البخاری، باب قول الله تعالى 'يريدون ان يبدلوا كلام الله'، رقم: ٧٤٩١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیثِ قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کچھ نہیں وہ) تو میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھ میں (زمانے کے) تمام معاملات ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿ 87 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَااَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی سَمِعَہُ مِنَ اللّٰہِ، یَدَّعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ.

رواہ البخاری،باب قول اللّٰہ تعالیٰ ان اللّٰہ ھو الرزاق......،رقم: ۷۳۷۸

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مشرکین اس کے بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی عطا کرتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 88 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ......،رقم:٦٩٦٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا ''میری رحمت میرے غصہ سے بڑھی ہوئی ہے''۔ یہ تحریر ان کے سامنے عرش پر موجود ہے۔ (مسلم)

﴿ 89 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ، وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ، مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ ......،رقم:٦٩٧٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو اُس سزا کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں نافرمانوں کے لئے ہے تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی نا اُمید نہ ہو۔ (مسلم)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ، اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ، فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ، وَ بِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا، وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً، یَرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ......،رقم:٦٩٧٤

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ. (رقم: ٦٩٧٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سو رحمتیں ہیں۔ اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن وانس، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے۔ اُسی ایک حصہ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی اور رحم کرتے ہیں، اُسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو قیامت کے دن کے لئے رکھا ہے کہ اِن کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی اِن ننانوے رحمتوں کو اِس دنیوی رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائیں گے (پھر سو کی سو رحمتوں کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے)۔ (مسلم)

﴿ 91 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِسَبْيٍ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ، تَبْتَغِيْ، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ، أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَ اللّٰهِ! وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: أَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا. رواه مسلم، باب في سعة رحمة الله تعالىٰ ......،رقم: ٦٩٧٨

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ ان میں ایک عورت پر نظر پڑی جو اپنا بچہ تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ جونہی اُسے بچہ ملا اُس نے اُسے اٹھا کر اپنے پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مخاطب ہوکر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں، خصوصاً جبکہ اُسے بچے کو آگ میں نہ ڈالنے کی قدرت بھی ہے (کوئی مجبوری نہیں)۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت اپنے بچے پر جتنا رحم و پیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم و پیار کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿ 92 ﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ صَلٰوةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ.

رواه البخاري، باب رحمة الناس والبهائم، رقم: ٦٠١٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (نومسلم) نے نماز میں ہی کہا: اے اللہ! (صرف) مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر، ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اس دیہات کے رہنے والے سے فرمایا: تم نے بڑی وسیع چیز کو تنگ کردیا (گھبراؤ نہیں! رحمت تو اتنی ہے کہ سب پر چھا جائے پھر بھی تنگ نہ ہو تم ہی اسے تنگ سمجھ رہے ہو)۔ (بخاری)

﴿ 93 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ، اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ. رواه مسلم، باب وجوب الإيمان ......، رقم: ٣٨٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص یہودی یا عیسائی ایسا نہیں جو میری (نبوت کی) خبر سنے پھر اس دین پر ایمان نہ لائے جس کو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے، اور (اسی حال پر) مرجائے تو یقیناً وہ دوزخیوں میں ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 94 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ: جَاءَ تْ مَلَائِکَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ، فَقَالُوا: اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ هٰذَا مَثَلًا، قَالَ: فَاضْرِبُوا لَهٗ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهٗ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْهَا مَاْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِیًا، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَکَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، فَقَالُوا: اَوِّلُوْهَا لَهٗ یَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِیْ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ. رواه البخاري، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ رقم: ٧٢٨١

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے۔ فرشتوں نے آپس میں

کہا: آپ سوئے ہوئے ہیں۔ کسی فرشتے نے کہا: آنکھیں سورہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر آپس میں کہنے لگے تمہارے اِن ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ایک مثال ہے، اس کو ان کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں (لہٰذا بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سورہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اوراس میں دعوت کا انتظام کیا۔ پھرلوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا، جس نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ ہی کھانا کھائے گا یہ سن کر فرشتوں نے آپس میں کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تا کہ یہ سمجھ لیں۔ بعض نے کہا: یہ تو سورہے ہیں (وضاحت کرنے سے کیا فائدہ؟) دوسروں نے کہا: آنکھیں سورہی ہیں مگر دل تو بیدار ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا اوراس میں مختلف نعمتیں رکھ کر دعوت کا انتظام کیا) اور (اس جنت کی طرف) بلانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی (لہٰذاوہ جنت میں داخل ہوگا اور وہاں کی نعمتیں حاصل کریگا) اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (لہٰذا وہ جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا) محمد صلی اللہ علیہ سلم نے لوگوں کی دو قسمیں بنا دیں (ماننے والے اور نہ ماننے والے)۔ (بخاری)

فائدہ: حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی نیند عام انسانوں کی نیند سے مختلف ہوتی ہے۔ عام انسان نیند کی حالت میں بالکل بے خبر ہوتے ہیں جب کہ انبیاء نیند کی حالت میں بھی بالکل بے خبر نہیں ہوتے۔ ان کی نیند کا تعلق صرف آنکھوں سے ہوتا ہے دل نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے جڑا رہتا ہے۔ (بذل المجہود)

﴿ 95 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ: یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ، وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھْلِھِمْ فَنَجَوْا، وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ، فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ، فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ

اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ.

رواه البخاري باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ،رقم:٧٢٨٣

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور اِس دین کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں ایک سچا ڈرانے والا ہوں لہٰذا نجات کی فکر کرو۔ اس پر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے تو اس کا کہنا مانا اور آہستہ آہستہ رات میں ہی چل پڑے اور دشمن سے نجات پالی۔ کچھ لوگوں نے اس کو جھوٹا سمجھا اور صبح تک اپنے گھروں میں رہے۔ دشمن کا لشکر صبح ہوتے ہی ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات مان لی اور میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کی (وہ نجات پا گیا) اور یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات نہ مانی اور اس دین کو جھٹلا دیا جس کو میں لے کر آیا ہوں (وہ ہلاک ہوگیا)۔ (بخاری)

فائدہ: چونکہ عربوں میں صبح سویرے حملہ کرنے کا رواج تھا اس وجہ سے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کے لئے راتوں رات سفر کیا جاتا تھا۔

﴿ 96 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ مَرَرْتُ بَاَخٍ لِیْ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَتَبَ لِیْ جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، أَلاَ أَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِیْ ابْنَ ثَابِتٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلاَ تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: رَضِيْنَا بِاللهِ تَعَالىٰ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً، قَالَ:فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ،لَوْ اَصْبَحَ فِيْكُمْ مُوْسىٰ ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ، اِنَّكُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ. رواه احمد ٤/٢٦٥

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اپنے ایک بھائی کے پاس سے گذر ہوا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ میں سے ہے۔ اس نے (میرے فائدہ کی غرض سے) تورات سے کچھ جامع باتیں لکھ کر دی ہیں، اجازت ہو تو آپ کے سامنے پیش کردوں؟ حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا میں نے کہا: عمر! کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار نہیں دیکھ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور عرض کیا" رَضِينَا بِاللّٰهِ تَعَالىٰ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً "ہم اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہو چکے ہیں۔ یہ کلمات سن کر آپؐ کے چہرہ سے غصہ کا اثر زائل ہوا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر موسیٰ (علیہ السلام) تم میں موجود ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو یقیناً گمراہ ہو جاتے۔ امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارے حصے میں آیا ہوں (لہٰذا تمہاری کامیابی میری ہی اتباع میں ہے)۔

(مسند احمد)

﴿ 97 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَاْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰى. رواه البخاری، باب الإقتداء بسنن رسول اللّٰه ﷺ، رقم: ۷۲۸۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ (بخاری)

﴿ 98 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ. رواه البغوی فی شرح السنة ۱/۲۱۳، قال النووی: حدیث صحیح، رویناه فی کتاب الحجة باسناد صحیح، جامع العلوم والحکم ص ۳٦٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی نفسانی چاہتیں اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ (شرح السنة)

﴿ 99 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الاخذ بالسنة......،رقم: ٢٦٧٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! اگر تم صبح وشام (ہر وقت) اپنے دل کی یہ کیفیت بنا سکتے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں ذرا بھی کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! یہ بات میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاَنَا اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

رواه البخاري، باب الترغيب في النكاح، رقم: ٥٠٦٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھنے کے لئے تین شخص ازواجِ مطہرات کے پاس آئے۔ جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انہوں نے آپؐ کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور کہا: ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی پچھلی لغزشیں (اگر ہوں بھی تو) معاف فرمادی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (ان میں آپس میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ باتیں کہی ہیں؟

غور سے سنو، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے لہٰذا) جس نے میرے طریقہ سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری)

﴿101﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهُ اَجْرُ شَهِيْدٍ.

رواه الطبراني باسناد لا باس به، الترغيب ۱/ ۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے میرے طریقے کو میری امت کے بگاڑ کے وقت مضبوطی سے تھامے رکھا اُسے شہید کا ثواب ملے گا۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿102﴾ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ.

رواه الإمام مالك في الموطاء النهي عن القول في القدر ص۷۰۲

حضرت مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔

(موطا امام مالک)

﴿103﴾ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رواه الترمذي، وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في الاخذ بالسنة الجامع الترمذي ۲/ ۹۲ طبع فاروقی کتب خانه، ملتان

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایسے مؤثر انداز میں نصیحت فرمائی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور دلوں میں خوف پیدا ہوگیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے پھر آپ ہمیں کس چیز کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (امیر کی بات) سننے اور ماننے کی وصیّت کرتا ہوں اگرچہ وہ امیر حبشی غلام ہو۔ تم میں جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ تم دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔ لہٰذا تم ایسا زمانہ پاؤ تو میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (ترمذی)

﴿104﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ، قَالَ: لَا، وَاللهِ! لَا آخُذُهُ اَبَدًا، وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رواه مسلم، باب تحريم خاتم الذهب ......، رقم: ٥٤٧٢

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: (کتنی تعجب کی بات ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے یعنی جو شخص اپنے ہاتھوں میں سونے کی کوئی چیز پہنے گا اُس کا ہاتھ دوزخ میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو (اور) اس (کو بیچ کر یا ہدیہ کر کے اس) سے فائدہ اٹھالو! اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہو میں اُس کو کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔ (مسلم)

﴿105﴾ قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْغَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رواه البخاري، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا، رقم: ٥٣٣٤

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت اُمِ حَبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی ملاوٹ کی وجہ سے زردی تھی اس میں سے کچھ خوشبو لونڈی کو لگائی پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا، اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات صرف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار مہینے دس دن ہے۔ (بخاری)

فائدہ: خَلُوق ایک قسم کی مرکّب خوشبو کا نام ہے جس کے اجزاء میں اکثر حصہ زعفران کا ہوتا ہے۔

﴿106﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ : مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ.

رواه البخاري، باب علامة الحب في الله ......، رقم: ٦١٧١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے لئے تم نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے قیامت کے لئے نہ تو زیادہ (نفلی) نمازیں نہ زیادہ (نفلی) روزے تیار کئے ہیں۔ اور نہ زیادہ صدقہ، ہاں ایک بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر (قیامت میں) تم ان ہی کے ساتھ ہو گے جن سے تم نے (دنیا میں) محبت رکھی۔ (بخاری)

﴿107﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ، وَاِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ، وَاِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَلَدِيْ، وَاِنِّيْ لَاَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ فَاَذْكُرُكَ فَمَا اَصْبِرُ حَتّٰى آتِيَ فَاَنْظُرَ اِلَيْكَ، وَاِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِيْ وَمَوْتَكَ، عَرَفْتُ اَنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنِّيْ اِذَا

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ خَشِيْتُ اَنْ لَا اَرَاكَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ رواه الطبرانی فی الصغير والاوسط ورجاله رجال الصحيح غير عبدالله بن عمران العابدی وهو ثقه، مجمع الزوائد ٦٣/٧

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اپنی بیوی اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا خیال آجاتا ہے تو صبر نہیں آتا جب تک کہ حاضر ہو کر زیارت نہ کرلوں۔ مجھے یہ خبر ہے کہ اس دنیا سے تو آپ کو اور مجھے رخصت ہونا ہے اس کے بعد آپ تو انبیاء (علیہم السلام) کے درجہ پر چلے جائیں گے اور (مجھے اول تو یہ معلوم نہیں کہ میں جنت میں پہنچوں گا بھی یا نہیں) اگر میں جنت میں پہنچ بھی گیا تو (چونکہ میرا درجہ آپ سے بہت نیچے ہوگا اس لئے) مجھے اندیشہ ہے کہ میں وہاں آپ کی زیارت نہ کرسکوں گا تو مجھے کیسے صبر آئے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن کر کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے، "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ" **ترجمہ:** اور جو شخص اللہ ورسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿108﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ، يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ. رواه مسلم، باب فيمن يود رؤية النبی ﷺ ...... رقم: ٧١٤٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگوں میں وہ (بھی) ہیں جو میرے بعد آئیں گے، ان کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنا گھر بار اور مال سب قربان کر کے کسی طرح مجھ کو دیکھ لیتے۔ (مسلم)

﴿109﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ

الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

رواہ مسلم، باب المساجد و مواضع الصلوۃ، رقم: ١١٦٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ذریعے دیگر انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (١) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے (٢) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دل میں میرا رعب اور خوف پیدا فرما دیتے ہیں) (٣) مالِ غنیمت میرے لئے حلال بنا دیا گیا (پچھلی امتوں میں مالِ غنیمت کو آگ آکر جلا دیتی تھی) (٤) ساری زمین میرے لئے مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (پچھلی امتوں میں عبادت صرف مخصوص جگہوں میں ادا ہوسکتی تھی) اور ساری زمین کی (مٹی کو) میرے لئے پاک بنا دیا گیا (تیمّم کے ذریعے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے) (٥) ساری مخلوق کے لئے مجھے نبی بنا کر بھیجا گیا (مجھ سے پہلے انبیاء کو خاص طور پر ان کی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا) (٦) نبوت اور رسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا (یعنی اب میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا)۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ''مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ مختصر الفاظ پر مشتمل چھوٹے چھوٹے جملوں میں بہت سے معانی موجود ہوتے ہیں۔

﴿110﴾ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّيْ عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. (الحديث) رواه الحاكم

وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢/٤١٨

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

﴿111﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

رواه البخاري، باب خاتم النبيين، رقم: ٣٥٣٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا ہو اور اس میں ہر طرح کا حُسن اور خوبصورتی پیدا کی ہو لیکن گھر کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ اب لوگ مکان کے چاروں طرف گھومتے ہیں، مکان کی خوشنمائی کو پسند کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔ (بخاری)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

رواه الترمذي وقال:هذا حديث حسن صحيح،باب حديث حنظلة ......،رقم: ٢٥١٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (سواری پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بچے! میں تمہیں چند (اہم) باتیں سکھاتا ہوں: اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھو، ان کو اپنے سامنے پاؤ گے (ان کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی) جب مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب مدد لو تو اللہ تعالیٰ سے (ہی) لو۔ اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے، اور اگر سب مل کر نقصان پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔ (تقدیر کے) قلموں (سے سب کچھ لکھوا کر ان) کو اُٹھا لیا گیا ہے اور (تقدیر کے) کاغذات کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ یعنی تقدیری فیصلوں میں ذرہ برابر بھی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهُ.

رواه احمد والطبراني ورجاله ثقات، ورواه الطبراني في الاوسط، مجمع الزوائد ٤/٧ ٠ ٤

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس کا پختہ یقین یہ نہ ہو کہ جو حالات اس کو پیش آئے ہیں وہ آنے ہی تھے اور جو حالات اس پر نہیں آئے وہ آہی نہیں سکتے تھے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: انسان جن حالات سے بھی دوچار ہو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ جو کچھ بھی پیش آیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا اور معلوم نہیں کہ اس میں میرے لئے کیا خیر چھپی ہوئی ہو۔ تقدیر پر یقین انسان کے ایمان کی حفاظت اور وسوسوں سے اطمینان کا ذریعہ ہے۔

﴿114﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. رواه مسلم، باب حجاج آدم وموسٰى صلى الله عليهما وسلم، رقم: ٦٧٤٨

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوقات کی تقدیریں لکھدیں اُس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ (مسلم)

﴿115﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ خَمْسٍ: مِنْ اَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمَضْجَعِهِ وَاَثَرِهِ وَرِزْقِهِ. رواه احمد ١٩٧/٥

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ باتیں لکھ کر فارغ ہو چکے ہیں: اس کی موت کا وقت، اس کا عمل (اچھا ہو یا برا)، اس کے دفن ہونے کی جگہ، اس کی عمر اور اس کا رزق۔ (مسند احمد)

﴿116﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ الْمَرْءُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. رواه احمد ١٨١/٢

حضرت عمرو بن شعیب، اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہر اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے ایمان نہ رکھے۔ (مسند احمد)

﴿117﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ. رواه الترمذی، باب ماجاء ان الإیمان بالقدر ......،رقم ٢١٤٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے۔ (۱) اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اُنہوں نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، (۲) مرنے پر ایمان لائے، (۳) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے، (۴) تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی)

﴿118﴾ عَنْ اَبِيْ حَفْصَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهٖ: يَا بُنَيَّ ! اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيْقَةِ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ: اُكْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ وَمَاذَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبْ مَقَادِيْرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، يَا بُنَيَّ! اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّيْ.

رواہ ابو داؤد باب فی القدر،رقم: ٤٧٠٠

حضرت ابوحفصہؒ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! تم کو حقیقی ایمان کی لذت ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم اس کا یقین نہ کرلو کہ جو کچھ تمہیں پیش آیا ہے تم اس سے کسی طرح بھی چھوٹ نہیں سکتے تھے اور جو تمہیں پیش نہیں آیا وہ تم پر آ ہی نہیں سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنائی وہ قلم ہے پھر اس کو حکم دیا: لکھ! اس نے عرض کیا: پروردگار کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قیامت تک جس چیز کے لئے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ سب لکھ۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس یقین کے علاوہ کسی دوسرے یقین پر مرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿119﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا

فَيَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ نُطْفَةٌ، اَیْ رَبِّ عَلَقَةٌ، اَیْ رَبِّ مُضْغَةٌ، فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهَا، قَالَ: اَیْ رَبِّ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْاَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ. رواه البخاری، کتاب القدر، رقم:٦٥٩٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بچہ دانی پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہے وہ یہ عرض کرتا رہتا ہے: اے میرے رب! اب یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! اب یہ جما ہوا خون ہے، اے میرے رب! اب یہ گوشت کا لوتھڑا ہے، (اللہ تعالیٰ کے سب کچھ جاننے کے باوجود فرشتہ اللہ تعالیٰ کو بچے کی مختلف شکلیں بتاتا رہتا ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے اس کے متعلق کیا لکھوں؟ لڑکا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت؟ روزی کیا ہوگی؟ عمر کتنی ہوگی؟ چنانچہ ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ.

رواه الترمذی وقال:هذا حدیث حسن غریب، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، رقم: ٢٣٩٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنی آزمائش سخت ہوتی ہے اس کا بدلہ بھی اتنا ہی بڑا ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو ان کو آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ پھر جو اس آزمائش پر راضی رہا اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو ناراض ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿121﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ، وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ. رواه البخاري، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ٣٤٧٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب ہے جس پر چاہیں نازل فرمائیں (لیکن) اسی کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے رحمت بنادیا ہے۔ اگر کسی شخص کے علاقہ میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ اپنے علاقہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی امید پر ٹھہرا رہے اور اس کا یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کردیا ہے (پھر تقدیری طور پر وبا میں مبتلا ہوجائے اور اس کی موت واقع ہوجائے) تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

فائدہ : طاعون ایک وبائی بیماری ہے، جس میں ران، یا بغل، یا گردن میں ایک پھوڑا نکلتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے۔ اکثر آدمی اس بیماری میں دوسرے یا تیسرے روز مرجاتے ہیں۔ طاعون ہر وبائی بیماری کو بھی کہا گیا ہے۔ (تکملہ فتح الملہم) حکم یہ ہے کہ طاعون کے علاقہ سے نہ بھاگا جائے اسی وجہ سے حدیث شریف میں ثواب کی امید پر ٹھہرنے کو کہا گیا ہے۔ (فتح الباری)

﴿122﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ: دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ. مصابيح السنة للبغوي وعده من الحسان ٥٧/٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شروع کی اور دس سال تک خدمت کی (اس عرصہ میں) جب کبھی میرے ہاتھ سے کوئی نقصان ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے کبھی اس پر ملامت نہیں فرمائی۔ اگر آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کبھی کسی نے کچھ کہا بھی تو آپ ﷺ نے فرمادیا: رہنے دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ اگر کسی نقصان کا ہونا مقدر ہوتا ہے تو وہ ہوکر رہتا ہے۔ (مصابیح السنۃ)

﴿123﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتّٰى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ. رواه مسلم، باب كل شيء بقدر، رقم: ٦٧٥١

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب کچھ تقدیر میں لکھا جاچکا ہے یہاں تک کہ (انسان کا) ناسمجھ اور ناکارہ ہونا، ہوشیار اور قابل ہونا بھی تقدیر ہی سے ہے۔ (مسلم)

﴿124﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. رواه مسلم، باب الإيمان بالقدر......، رقم: ٦٧٧٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور یوں ہر مؤمن میں بھلائی ہے۔ (یاد رکھو) جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مدد طلب کیا کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا البتہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یونہی تھی اور انہوں نے جو چاہا کیا، کیونکہ ''اگر'' (کا لفظ) شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

فائدہ : انسان کا یوں کہنا ''اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا'' اُس وقت منع ہے جب کہ اس کا استعمال کسی ایسے جملہ میں ہو جس کا مقصد تقدیر کے ساتھ مقابلہ ہو اور اپنی تدبیر پر ہی اعتماد ہو اور یہ عقیدہ ہو کہ تقدیر کوئی چیز نہیں کیونکہ اس صورت میں شیطان کو تقدیر پر سے یقین ہٹانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿125﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَا وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِي اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَاَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَايَحْمِلَنَّكُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوا بِمَعَاصِي اللهِ فَاِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللهِ اِلَّا بِطَاعَتِهِ.

(وهوطرف من الحديث) شرح السنة للبغوي ٣٠٥/١٤،قال المحشى: رجاله ثقات وهومرسل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنا (مقدر) رزق پورا نہیں کر لیتا وہ ہرگز مر نہیں سکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق حاصل کرنے میں صاف ستھرے طریقے اختیار کرو، ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر تم کو رزق کی تلاش

میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کردے، کیونکہ تمہارا رزق اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور جو چیز ان کے قبضہ میں ہو وہ صرف ان کی فرمانبرداری ہی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ (شرح السنۃ)

﴿126﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

رواه ابوداؤد، باب الرجل يحلف على حقه، رقم: ٣٦٢٧

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے (افسوس کے ساتھ) حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہا (اللہ تعالیٰ ہی میرے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مناسب تدبیر نہ کرنے پر ملامت کرتے ہیں، اس لئے ہمیشہ پہلے اپنے معاملات میں سمجھداری سے کام لیا کرو پھر اس کے بعد بھی اگر حالات ناموافق ہو جائیں تو حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھو (اور اس سے اپنی دلی تسلی کر لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی ان حالات میں بھی میرے کام بنائیں گے)۔ (ابوداؤد)

موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ [الحج: ۱، ۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑا ہولناک ہوگا۔ جس دن تم اس زلزلہ کو دیکھو گے تو یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے دودھ پیتے بچے کو دہشت کی وجہ سے بھول جائیں گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا دیں گی اور لوگ نشے کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے ہی بہت سخت (جس کی وجہ سے وہ مدہوش نظر آئیں گے)۔ (حج)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ○ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ○ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ○ كَلَّا﴾ [المعارج: ١٠-١٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس دن یعنی قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے (یعنی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے) اس روز مجرم اس بات کی تمنا کرے گا کہ عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو، بیوی کو، بھائی کو اور خاندان کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے اور یہ فدیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لے۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ (معارج)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ○ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ج وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ [ابراهيم: ٤٢، ٤٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ یہ ظالم لوگ کر رہے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کو (فوری پکڑ نہ کرنے کی وجہ سے) بے خبر ہرگز نہ سمجھو کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جس دن ہیبت سے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ حساب کی جگہ کی طرف سر اٹھائے ہوئے دوڑے جا رہے ہوں گے اور آنکھوں کی ایسی ٹکٹکی بندھے گی کہ آنکھ جھپکے گی نہیں اور ان کے دل بالکل بدحواس ہوں گے۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ﴾ [الاعراف: ٨، ٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس دن اعمال کا وزن ایک حقیقت ہے۔ پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو وہی کامیاب ہوگا۔ اور جن کے ایمان و اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا تو یہی لوگ ہونگے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ج وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ○ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ

شَكُوْرٌ○ الَّذِىْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ج لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ﴾ [فاطر:۳۳۔۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اچھے عمل کرنے والوں کے لئے) جنت میں ہمیشہ رہنے کے باغات ہوں گے جس میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اوران کالباس ریشم کا ہوگا اور وہ ان باغوں میں داخل ہوکر کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے ہر قسم کا رنج وغم دور کیا۔ بیشک ہمارے رب بڑے بخشنے والے اور بڑے قدردان ہیں جنہوں نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں داخل کیا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ پہنچتی ہے۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ○ فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ○ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ○ كَذٰلِكَ قف وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ○ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ج وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [الدخان:۵۱۔۵۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے پُر امن مقام میں ہونگے یعنی باغوں اور نہروں میں۔ وہ لوگ باریک اور موٹا ریشم پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب باتیں اسی طرح ہوں گی۔ اور ہم ان کا نکاح، گوری اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے کردیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوارہے ہوں گے۔ وہاں سوائے اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی دوبارہ موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان ڈرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے، یہ سب کچھ ان کو آپ کے رب کے فضل سے ملا۔ بڑی کامیابی یہی ہے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا○ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا○ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا○ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا

قَمْطَرِيْرًا ○ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ○ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ج لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ○ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ○ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ○ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ○ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ج اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ○ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ز وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ج وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ○ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿﴾ [الدھر:٥-٢٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک نیک لوگ ایسے پیالوں میں شراب پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پئیں گے اور اس چشمہ کو وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ضروری اعمال کو خلوص سے پورا کرتے ہیں اور وہ ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی کا اثر کم وبیش ہر کسی پر ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں، غریب یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کسی بدلے کے خواہش مند ہیں اور نہ ''شکریہ'' کے، اور ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو دن نہایت تلخ اور نہایت سخت ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو اس اطاعت اور اخلاص کی برکت سے اس دن کی سختی سے بچالیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائیں گے اور ان لوگوں کو ان کی دین میں پختگی کے بدلے میں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائیں گے۔ وہ وہاں اس حالت میں ہوں گے کہ جنت میں تخت پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور جنت میں نہ دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سخت سردی (بلکہ فرحت بخش معتدل موسم ہوگا) اور جنت کے درختوں کے سائے ان لوگوں پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے پھل ان کے اختیار میں کردیئے جائیں گے یعنی ہر وقت بلا مشقت پھل لے سکیں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالوں کا دَور چل رہا ہوگا اور شیشے بھی چاندی کے ہوں گے یعنی صاف شفاف ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور

ان کو وہاں ایسی شراب بھی پلائی جائے گی جس میں خشک ادرک کی ملاوٹ ہوگی جس کے چشمے کا نام جنت میں سَلسَبِیل مشہور ہوگا اور ان کے پاس یہ چیزیں لے کر ایسے لڑکے آنا جانا کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ اور وہ لڑکے اس قدر حسین ہوں گے کہ تم ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے اور جب تم وہاں دیکھو گے تو بکثرت نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ اور ان اہل جنت پر سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے لباس ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ انھیں ان کے رب خود نہایت پاکیزہ شراب پلائیں گے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا کہ یہ سب نعمتیں تمہارے نیک اعمال کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت وکوشش مقبول ہوئی۔

(دہر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ لا مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ○ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ○ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ○ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ○ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ○ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا○ عُرُبًا اَتْرَابًا○ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ○ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ﴾

[الواقعة:٢٧-٤٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور داہنے والے، کیا ہی اچھے ہیں داہنے والے (مراد وہ لوگ ہیں جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کے لئے جنت کا فیصلہ ہوگا) وہ لوگ ایسے باغات میں ہوں گے جن میں بغیر کانٹے کے بیَریاں ہوں گی اور اس باغ کے درختوں میں تہ بہ تہ کیلے لگے ہوں گے اور ان باغوں میں سائے پھیلے ہوں گے اور بہتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے جن کی نہ کبھی فصل ختم ہوگی اور نہ ان کے کھانے میں کوئی روک ٹوک ہوگی اور ان باغوں میں اونچے اونچے بچھونے ہوں گے۔ ہم نے وہاں کی عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے کہ وہ ہمیشہ کنواری رہیں گی، خاوندوں کی محبوبہ اور اہل جنت کی ہم عمر ہوں گی۔ یہ سب نعمتیں داہنے والوں کے لئے ہیں اور ان کی ایک بڑی جماعت تو پہلے لوگوں میں سے ہوگی اور ایک بڑی جماعت پچھلے لوگوں میں سے ہوگی۔ (واقعہ)

فائدہ: پہلے لوگوں سے مراد پچھلی اُمتوں کے لوگ اور پچھلے لوگوں سے مُراد اس امت

کے لوگ ہیں۔ (بیان القرآن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَكُمْ فِيهَا مَاتَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُوْنَ○ نُزُلاً مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ [حم السجدة:۳۱،۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جنت میں تمہارے لئے ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور جو تم وہاں مانگو گے، ملے گا۔ یہ سب کچھ اس ذات کی طرف سے بطور مہمانی کے ہوگا جو بہت بخشنے والے نہایت مہربان ہیں۔ (حم سجدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ○ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ○ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ﴾ [ص:۵۵-۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک سرکشوں کے لئے بہت ہی برا ٹھکانہ ہے یعنی دوزخ جس میں وہ گریں گے۔ وہ کیسی بری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ (موجود) ہے، یہ لوگ اس کو چکھیں اور اس کے علاوہ اور بھی اس قسم کی مختلف ناگوار چیزیں ہیں (اُس کو بھی چکھیں)۔ (ص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ○ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ○ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ○ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ○ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ﴾ [المرسلت: ۲۹-۳۳]

اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے فرمائیں گے چلو اس عذاب کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ تم دھوئیں کے ایسے سائے کی طرف چلو جو بلند ہو کر پھٹ کر تین حصوں میں ہو جائے گا جس میں نہ سایہ ہے نہ وہ آگ کی تپش سے بچاتا ہے۔ وہ آگ ایسے انگارے برسائے گی جیسے بڑے محل، گویا کہ وہ کالے اونٹ ہوں یعنی جب وہ انگارے اوپر کو اٹھیں گے تو محل نما معلوم ہوں گے اور جب نیچے آ کر گریں گے تو اونٹ کے مثل معلوم ہوں گے۔ (مرسلات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ط ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ط يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ [الزمر:۱۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان دوزخیوں کو آگ اوپر سے بھی گھیرے میں لئے ہوئے ہوگی اور

نیچے سے بھی گھیرے ہوئے ہوگی یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ○ کَالْمُهْلِ ج یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ○ کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ○ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ○ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ○ ذُقْ ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ○ اِنَّ هٰذَا مَا کُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ﴾

[الدخان:٤٣-٥٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک دوزخ میں بڑے گناہ گاروں کے لئے زَقُّوم کا درخت خوراک ہے اور وہ صورت میں کالے تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا جو پیٹ میں ایسا جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا گرم پانی اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس مجرم کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ دھکیل دو اور اس کے سر پر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو (اور تمسخر کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ) لے چکھ لے۔ تو بڑا باعزت ومکرّم ہے (یعنی تو دنیا میں بڑا عزت والا سمجھا جاتا تھا اس لئے میرے حکموں پر چلنے میں شرم محسوس کرتا تھا، اب یہ تیری تعظیم ہو رہی ہے) اور یہ تمام وہی چیزیں ہیں جس میں تم شک کر کے انکار کر دیتے تھے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ○ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَکَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ ط وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ﴾

[ابراھیم:١٦، ١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور سرکش شخص) اب اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جس کو (سخت پیاس کی وجہ سے) گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا (لیکن سخت گرم ہونے کی وجہ سے) آسانی کے ساتھ حلق سے نیچے نہ اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت آتی معلوم ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں (بلکہ اسی طرح سسکتا رہے گا) اور اس عذاب کے علاوہ اور بھی سخت عذاب ہوتا رہے گا۔ (ابراہیم)

احادیثِ نبویہ

﴿127﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَدْ شِبْتَ قَالَ: شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاَتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة الواقعة، رقم: ٣٢٩٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ پر بڑھاپا آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سورہ ھُود، سورہ واقِعہ، سورہ مُرسَلات، سورہ عَمَّ یَتَسَاءَ لون اور سورہ اِذَاالشَّمْسُ کُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا۔

فائدہ: بوڑھا اس لئے کر دیا کہ ان سورتوں میں قیامت اور آخرت اور مجرموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بڑا ہولناک بیان ہے۔

﴿128﴾ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَحَمِدَاللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ، وَ وَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ ، فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِىْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا، لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا ، وَوَاللهِ لَتُمْلَاَنَّ، اَفَعَجِبْتُمْ ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ،وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ، وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَعِنْدَ اللهِ صَغِيْرًا، وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَنَاسَخَتْ،حَتّٰى تَكُوْنَ آخِرُعَاقِبَتِهَا مُلْكًا، فَسَتَخْبُرُوْنَ وَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

رواه مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر،رقم: ٧٤٣٥

حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عُتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے

ہم لوگوں میں بیان کیا۔ پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جا رہی ہے اور دنیا میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے تم دنیا سے منتقل ہو کر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہے اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سات آدمی تھے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے زخمی ہو گئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کئے آدھے کی میں نے لنگی بنالی اور آدھے کی سعد بن مالک نے لنگی بنالی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا بنوں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ بادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کر لو گے۔ (مسلم)

﴿129﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاَتَاكُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ غَدًامُؤَجَّلُوْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رواه مسلم ،باب ما يقال عند دخول القبور ......،رقم:٢٢٥٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں باری ہوتی اور رات کو تشریف لاتے تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور ارشاد فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ **ترجمه**: اے مسلمان بستی والو! السلام علیکم، تم پر وہ کل آ گئی جس میں تمہیں مرنے کی خبر دی گئی تھی اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما دیجئے۔ (مسلم)

﴿130﴾ عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ اللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهٖ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ بِمَ تَرْجِعُ؟.

رواه مسلم، باب فناء الدنيا......، رقم: ۷۱۹۷

حضرت مستورِد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر نکالے پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار انگلی پر لگی ہوئی ہے یعنی جس طرح انگلی پر لگا ہوا پانی دریا کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ (مسلم)

﴿131﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ.

رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن، باب حديث الكيس من دان نفسه......، رقم: ۲٤٥۹

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے۔ اور ناسمجھ آدمی وہ ہے جو نفس کی خواہشوں پر چلے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں رکھے (کہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف فرمانے والے ہیں)۔ (ترمذی)

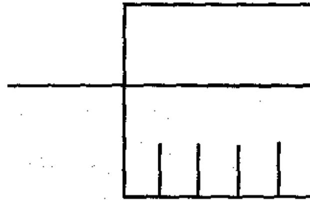
﴿132﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ، وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَاَكْثَرُهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، اُولٰئِكَ هُمُ الْاَكْيَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ.

رواه ابن ماجه باختصار، رواه الطبراني في الصغير واسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۵۵٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں دس آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کھڑے ہوکر عرض کیا: اللہ کے نبی! لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھدار اور محتاط آدمی کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو اور موت کے آنے سے پہلے سب سے زیادہ موت کی تیاری کرنے والا ہو (جو لوگ ایسا کریں) وہی سمجھدار ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت حاصل کرلی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿133﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّامُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ. أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ. وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا. رواه البخاري، باب في الامل وطوله، رقم: ٦٤١٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مُربّع (چار لکیروں والی) شکل بنائی۔ پھر اس مربع شکل میں ایک دوسری لکیر کھینچی جو اس مربع سے باہر نکل گئی۔ پھر اس مربع شکل کے اندر چھوٹی چھوٹی لکیریں بنائیں۔ جس کی صورت علماء نے مختلف لکھی ہے جن میں سے ایک یہ ہے۔



اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ درمیانی لکیر تو آدمی ہے اور جو (مُربّع لکیر) اس کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہیں وہ اس کی موت ہے کہ آدمی اس سے نکل ہی نہیں سکتا، اور جو لکیر باہر نکل رہی ہے وہ اس کی امیدیں ہیں کہ وہ اس کی زندگی سے بھی آگے ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں اس کی بیماریاں اور حادثات ہیں۔ ہر چھوٹی لکیر ایک آفت ہے اگر ایک سے بچ جائے تو دوسری پکڑلیتی ہے اور اگر اس سے جان چھوٹ جائے تو کوئی دوسری آفت آپکڑتی ہے۔ (بخاری)

﴿134﴾ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ.

رواه احمد با سنادين ورجال احدهما رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٤٥٣

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی پسند نہیں کرتا۔ (پہلی چیز) موت ہے حالانکہ موت اس کے لئے فتنہ سے بہتر ہے یعنی مرنے کی وجہ سے آدمی دین کو نقصان پہنچانے والے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور (دوسری چیز) مال کا کم ہونا جس کو آدمی پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی کمی آخرت کے حساب کو بہت کم کرنے والی ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿135﴾ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ لَقِيَ اللهَ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَآمَنَ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ذكر الحافظ ابن كثير هذا الحديث يطوله في البداية والنهاية ٥/٣٠٤

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، (اور اس حال میں ملے کہ) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور حساب وکتاب پر ایمان لایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (البدایہ والنہایہ)

﴿136﴾ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ: اَلَا تَبْتَغِيْ لِاَضْيَافِكَ مَا يَبْتَغِي الرِّجَالُ لِاَضْيَافِهِمْ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يُجَاوِزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٧/٣٠٩

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اور لوگوں کی طرح اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کے لئے مال کیوں نہیں کماتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک

مشکل گھاٹی ہے اس پر زیادہ بوجھ والے آسانی سے نہ گذر سکیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی سے گذرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔ (بیہقی)

﴿137﴾ عَنْ هَانِئٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيْلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَارَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب،باب ما جاء فی فظاعة القبر......،رقم:۲۳۰۸

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غُلام حضرت ہانیٔ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہاں تک کہ آنسوؤں سے اپنی ڈاڑھی کو تر کردیتے۔ ان سے عرض کیا گیا (یہ کیا بات ہے) کہ آپ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر بندہ اس سے نجات پا گیا تو آگے کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں، اور اگر اس منزل سے نجات نہ پا سکا تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں (نیز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کوئی منظر قبر کے منظر سے زیادہ خوفناک نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

﴿138﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْاَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْاَلُ.

رواه ابوداؤد، باب الإستغفار عندالقبر......،رقم: ۳۲۲۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو، اور یہ مانگو کہ اللہ تعالیٰ اس کو (سوالات کے جوابات میں) ثابت قدم رکھیں کیونکہ اس وقت اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿139﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُصَلَّاہُ فَرَآی نَاسًا کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ: اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرَی الْمَوْتِ فَاَکْثِرُوا مِنْ ذِکْرِ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ، فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ: اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ، وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ، فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاَھْلًا، اَمَّا اَنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرَی صَنِیْعِیْ بِکَ، قَالَ: فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَھْلًا اَمَّا اَنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرَی صَنِیْعِیْ بِکَ، قَالَ: فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْہِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُہٗ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَھَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: وَیُقَیِّضُ اللّٰہُ لَہٗ سَبْعِیْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْھَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا، فَیَنْھَسْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب حدیث اکثروا ذکر ھاذم اللذات، رقم: ۲٤٦۰

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے دانت ہنسی کی وجہ سے کھل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لذتوں کے توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو تمہاری یہ حالت نہ ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، لہٰذا لذتیں ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں پردیس کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تمہارا آنا مبارک ہے، بہت اچھا کیا جو تم آگئے۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے مجھے تم ان سب میں زیادہ پسند تھے۔ آج جب تم میرے سپرد کئے گئے ہو اور میرے پاس آئے ہو تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھو گے۔ اس کے بعد قبر جہاں تک مُردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی گنہگار یا کافر قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا نامبارک ہے، بہت برا کیا جو تو آیا۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے ان سب میں تجھ ہی سے مجھے

زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے حوالے ہوا ہے اور میرے پاس آیا ہے تو میرے برے سلوک کو بھی دیکھ لے گا۔ اس کے بعد قبر اُسے اس طرح دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح ایک جانب کی پسلیاں دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر ستر اژدھے ایسے مُسلّط کر دیتے ہیں کہ اگر ایک بھی ان میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو اس کے (زہریلے) اثر سے قیامت تک زمین پر گھاس اگنا بند ہو جائے، وہ اس کو قیامت تک کاٹتے اور ڈستے رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی)

﴿140﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: اِسْتَعِيْذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ: وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَادِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ: هُوَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَيَقُوْلَانِ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَاْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قَدْصَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ: وَاِنَّ الْكَافِرَ، فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: وَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ:مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَادِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ،فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ.

رواه ابو داؤد،باب المسألة فى القبر......،رقم: ٤٧٥٣

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے میں (قبرستان) گئے۔ جب ہم قبر کے پاس پہنچے جو کہ

ابھی کھودی نہیں گئی تھی، نبی کریم ﷺ (وہاں قبر کی تیاری کے انتظار میں) تشریف فرما ہوئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی اس طرح متوجہ ہو کر بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے (جو کسی گہری سوچ کے وقت ہوتا ہے) پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو'' پھر ارشاد فرمایا: (اللہ کا مؤمن بندہ اس دنیا سے منتقل ہو کر جب عالم برزخ میں پہنچتا ہے، یعنی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے، تو) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ یہ آدمی جو تم میں (نبی بنا کر) بھیجے گئے تھے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تمہیں یہ بات کس نے بتائی یعنی تمہیں ان کے رسول ہونے کا علم کس ذریعہ سے ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا، اور اس کو سچ مانا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مؤمن بندہ فرشتوں کے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات جب اس طرح ٹھیک ٹھیک دے دیتا ہے تو) ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے اعلان کرایا جاتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، لہٰذا اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو، اُسے جنت کا لباس پہنا دو، اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھولدو چنانچہ وہ دروازہ کھولدیا جاتا ہے اور اس سے جنت کی خوشگوار ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں، اور قبر اس کے لئے حد نگاہ تک کھول دی جاتی ہے (یہ حال تو رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے مؤمن کا بیان فرمایا) اس کے بعد آپ نے کافر کی موت کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا: مرنے کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس (بھی) دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا تھا؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ یہ آدمی جو تمہارے اندر (بحیثیت نبی کے) بھیجا گیا تھا، تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال تھا؟ وہ پھر بھی یہی کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ (اس سوال وجواب کے بعد) آسمان سے ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک

مُنادی آواز لگاتا ہے کہ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور اُسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو (چنانچہ یہ سب کچھ کر دیا جاتا ہے) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (دوزخ کے اس دروازے سے) دوزخ کی گرمی اور جلانے جھلسانے والی ہوائیں اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ جس کی وجہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔　(ابوداؤد)

فائدہ : فرشتوں کا کافر کو یوں کہنا کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر کا فرشتوں کے سوال کے جواب میں اپنے انجان ہونے کو ظاہر کرنا جھوٹ ہے کیونکہ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کے رسول اور دین اسلام کا منکر تھا۔

﴿141﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ، وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ، كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُهُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.

رواه البخاري، باب ماجاء في عذاب القبر، رقم: ١٣٧٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی (یعنی اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے) واپس چل دیتے ہیں اور (ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ) ان کی جوتیوں کی آواز وہ سن رہا ہوتا ہے، اتنے میں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ جو مؤمن ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (یہ جواب سن کر) اس سے کہا جاتا ہے کہ (ایمان نہ لانے کی وجہ سے) دوزخ میں جو تمہاری جگہ ہوتی اس کو دیکھ لو، اب اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت میں جگہ دی ہے (دوزخ اور جنت کے دونوں مقام اس کے

سامنے کردیئے جاتے ہیں) چنانچہ وہ دونوں کوایک ساتھ دیکھتا ہے۔ اور جو منافق اور کافر ہوتا ہے تو اسی طرح (مرنے کے بعد) اس سے بھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ وہ منافق اور کافر کہتا ہے کہ میں ان کے بارے میں خود تو کچھ جانتا نہیں، دوسرے لوگ جو کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا (اس کے اس جواب پر) اس کو کہا جاتا ہے کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ ہی (جاننے والوں کی) پیروی کی۔ (پھر سزا کے طور پر) لوہے کے ہتھوڑوں سے اس کو مارا جاتا ہے جس سے وہ اس طرح چیختا ہے کہ انسان وجنات کے علاوہ اس کے آس پاس کی ہر چیز اس کا چیخنا سنتی ہے۔ (بخاری)

﴿142﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ: اَللّٰهُ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ، اللّٰهُ

رواه مسلم،باب ذهاب الإيمان آخر الزمان،رقم:٣٧٥،٣٧٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا براوقت نہ آجائے کہ) دنیا میں اللہ اللہ بالکل نہ کہا جائے۔ ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی یاد سے بالکل ہی خالی ہو جائے گی۔

اس حدیث کا یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو۔

(مرقاۃ)

﴿143﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ.

رواه مسلم، باب قرب الساعة،رقم:٧٤٠٢

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت بدترین آدمیوں پر ہی قائم ہوگی۔ (مسلم)

﴿144﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ أُمَّتِيْ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ: لَاأَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا،أَوْأَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، أَوْأَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ: فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ: أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ،وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ،وَيَصْعَقُ النَّاسُ،ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.

رواه مسلم،باب في خروج الدجال......،رقم: ۷۳۸۱

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِنْ يَأْجُوْجَ وَمَا جُوْجَ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَ تِسْعِيْنَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ

(الحديث) رواه البخاري، باب قوله: وترى الناس سكارى،رقم: ٤٧٤١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت سے پہلے) دجّال نکلے گا اور وہ چالیس تک ٹھہرے گا۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب چالیس سے چالیس دن تھے، یا چالیس مہینے ،یا چالیس سال۔ آگے حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو (دنیا میں) بھیجیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں (یعنی ان کی شکل وصورت حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی)۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے (اور اس کا تعاقب کریں گے اور اس کو پکڑ کر) اس کا خاتمہ کردیں گے۔ پھر سات سال تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان (بھی) آپس

میں دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ (ملکِ) شام کی طرف سے ایک (خاص قسم کی) ٹھنڈی ہوا چلائیں گے جس کا یہ اثر ہوگا کہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو (بہر حال اس ہوا سے تمام اہل ایمان ختم ہو جائیں گے) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر (بھی) چلا جائے گا تو یہ ہوا وہیں پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد صرف برے لوگ ہی دنیا میں رہ جائیں گے (جن کے دل ایمان سے بالکل خالی ہوں گے) ان میں پرندوں والی تیزی اور پھرتی ہوگی (یعنی جس طرح پرندے اڑنے میں پھرتیلے ہوتے ہیں اسی طرح یہ لوگ اپنی غلط خواہشات کے پورا کرنے میں پھرتی دکھائیں گے) اور (دوسروں پر ظلم وزیادتی کرنے میں) درندوں والی عادات ہوں گی، بھلائی کو بھلا نہیں سمجھیں گے اور برائی کو برا نہ جانیں گے۔ شیطان ایک شکل بنا کر ان کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا: کیا تم میرا حکم نہیں مانو گے؟ وہ کہیں گے تم ہم کو کیا حکم دیتے ہو؟ یعنی جو تم کہو وہ ہم کریں۔ تو شیطان انہیں بتوں کی پرستش کا حکم دے گا (اور وہ اس کی تعمیل کریں گے) اور اس وقت ان پر روزی کی فراوانی ہوگی، اور ان کی زندگی (بظاہر) بڑی اچھی (عیش و نشاط والی) ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا، جو کوئی اس صور کی آواز کو سنے گا (اس آواز کی دہشت اور خوف سے بے ہوش ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا سر جسم پر سیدھا قائم نہ رہ سکے گا بلکہ) اس کی گردن اِدھر اُدھر ڈھلک جائے گی۔ سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا (اور جس پر سب سے پہلے اس کا اثر پڑے گا) وہ ایک آدمی ہوگا جو اپنے اونٹ کے حوض کو مٹی سے درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش اور بے جان ہو کر گر جائے گا یعنی مر جائے گا اور دوسرے سب لوگ بھی اسی طرح بے جان ہو کر گر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ہلکی سی) بارش برسائیں گے ایسی جیسے کہ شبنم، اس کے اثر سے انسانوں کے جسموں میں جان پڑ جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو ایک دم سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ لوگو! اپنے رب کی طرف چلو (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) انہیں (حساب کے میدان میں) کھڑا کرو (کیونکہ) ان سے پوچھ گچھ ہوگی (اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا) پھر حکم ہوگا کہ ان میں سے دوزخیوں کے گروہ کو نکالو۔ عرض کیا جائے گا کہ کتنے میں سے کتنے؟ حکم ہوگا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ وہ دن

ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کردے گا یعنی اس روز کی سختی اور لمبائی کا تقاضا یہی ہوگا کہ وہ بچوں کو بوڑھا کردے اگرچہ حقیقت میں بچے بوڑھے نہ ہوں اور یہی وہ دن ہوگا جس میں پنڈلی کھولی جائے گی یعنی جس دن اللہ تعالیٰ خاص قسم کا ظہور فرمائیں گے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنا کہ ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں جائیں گے تو اس بات سے وہ اتنے پریشان ہوئے کہ چہروں کے رنگ بدل گئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بات یہ ہے کہ نوسو ننانوے جو جہنم میں جائیں گے وہ یاجوج ماجوج (اور ان کی طرح کفار و مشرکین) میں سے ہوں گے، اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں جائے گا) وہ تم میں سے (اور تمہارا طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔

(بخاری)

﴿145﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ : کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ فَکَاَنَّ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ لَھُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، عَلَی اللہِ تَوَکَّلْنَا.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن، باب ماجاء فی شان الصور،رقم: ٢٤٣١

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش اور چین سے رہ سکتا ہوں حالانکہ صور والے فرشتے نے صور کو منہ میں لے لیا ہے، اور اس نے کان لگا رکھا ہے کہ کب اس کو صور پھونک دینے کا حکم ہو اور وہ پھونک دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کو بھاری محسوس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللہِ تَوَکَّلْنَا کہتے رہا کرو۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔ (ترمذی)

﴿146﴾ عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْخَلْقِ، حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْہُ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ، فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُہُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ: وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ.

رواہ مسلم، باب فی صفۃ یوم القیامۃ،رقم: ٧٢٠٦

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کی مسافت کے بقدر رہ جائے گا اور (اس کی گرمی سے) لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں ہوں گے یعنی جن کے اعمال جتنے بُرے ہوں گے اسی قدر اُن کو پسینہ زیادہ آئے گا۔ بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کی کمر تک ہوگا اور بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا)۔ (مسلم)

﴿147﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَلاَ ثَۃَ اَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاۃً وَصِنْفًا رُکْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْھِھِمْ قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاھُمْ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُمَشِّیَھُمْ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ، اَمَا اِنَّھُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْھِھِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَشَوْکَۃٍ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن، باب ومن سورۃ بنی اسرآئیل، رقم: ۳۱۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اٹھائے جائیں گے۔ پیدل چلنے والے، سوار اور منہ کے بل چلنے والے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس اللہ نے انہیں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو! یہ لوگ اپنے منہ کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے اور ہر کانٹے سے بچیں گے۔

(ترمذی)

﴿148﴾ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہُ رَبُّہُ لَیْسَ بَیْنَہُ وَبَیْنَہُ تُرْجُمَانٌ، فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلاَ یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِہِ، وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْہُ فَلاَ یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلاَ یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْھِہِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ.

رواہ البخاری، باب کلام الرب تعالٰی ......، رقم: ۷۵۱۲

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام فرمائیں گے کہ درمیان میں

کوئی ترجمان نہیں ہوگا، (اس وقت بندہ بے بسی سے اِدھر اُدھر دیکھے گا) جب اپنی داہنی جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا اسے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا اسے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا۔ لہٰذا دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ خشک کھجور کے ٹکڑے (کو صدقہ کرنے) کے ذریعہ ہی سے ہو۔ (بخاری)

﴿149﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: اَنْ يُّنْظَرَ فِيْ كِتَابِهِ فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَاعَائِشَةُ هَلَكَ.

(الحديث) رواه احمد ٦/٤٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بعض نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا (اے اللہ میرا حساب آسان فرما دیجئے) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے اعمال نامہ پر نظر ڈالی جائے پھر اس سے درگزر کر دیا جائے کیونکہ اے عائشہ اس دن جس کے حساب میں پوچھ گچھ کی جائے گی وہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

﴿150﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ فَقَالَ: يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور، مشكوة المصابيح، رقم: ٥٥٦٣

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے بتایئے کہ قیامت کے دن (جو کہ پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا) کسے کھڑے رہنے کی طاقت ہوگی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' ترجمہ جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے یہ کھڑا ہونا اتنا آسان کر دیا جائے گا کہ وہ دن اُس کے لئے فرض نماز کی ادائیگی کے بقدر رہ جائے گا۔ (بیہقی، مشکوۃ)

﴿151﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رواه الترمذي، باب منه حديث تخيير النبي ﷺ،......رقم: ٢٤٤١

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا، یا تو اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرمادیں یا (سب کے لئے) مجھے شفاعت کرنے کا حق دے دیں تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کرلیا، (تاکہ سارے ہی مسلمان اس سے فائدہ اُٹھاسکیں کوئی محروم نہ رہے) چنانچہ میری شفاعت ہر اُس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ (ترمذی)

﴿152﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب منه حديث شفاعتي......، رقم: ٢٤٣٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ کرنے والوں کے حق میں میری شفاعت صرف میری اُمت کے لوگوں کے لئے مخصوص ہوگی (دوسری اُمتوں کے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی)۔ (ترمذی)

﴿153﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللهِ، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنِي فَاَقُوْلُ: اَنَا لَهَا، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ اَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَاَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ

رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ ! اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَه، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اِئْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. رواه البخاري، باب كلام الرب تعالى......، رقم: ٧٥١٠

(وَفِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ، قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِي نَهْرٍ فِي اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَالَ: فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، يَعْرِفُهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ، هٰؤُلَآءِ عُتَقَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ اَدْخَلَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَاَيْتُمُوْهُ فَهُوَ لَكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ، فَيَقُوْلُ: لَكُمْ عِنْدِيْ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا، فَيَقُوْلُوْنَ: يَارَبَّنَا! اَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: رِضَائِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا. رواه مسلم، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: ٤٥٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو (پریشانی کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کے پاس بھاگے بھاگے پھریں گے۔ چنانچہ (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کر دیجئے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم ابراہیم

(علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے والے) ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں لیکن تم عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ رُوحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں البتہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا: (بہت اچھا) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہے۔ اس کے بعد میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ایسی تعریفیں ڈالیں گے جو اس وقت مجھے نہیں آتیں۔ میں ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! یعنی میری امت کو بخش دیجئے۔ مجھ سے کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک ذرہ یا ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی مانگو ملے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ یا رب میری امت! میری امت (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ سے بھی کم سے کمتر ایمان ہو اسے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کر کے چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا۔ اور پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی مانگو ملے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: میرے رب! مجھے ان کے نکالنے کی بھی اجازت دے دیجئے جنہوں نے کلمہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہ

پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میری عزت کی قسم، میرے بلند مرتبہ کی قسم، میری بڑائی کی قسم اور میری بزرگی کی قسم! جنہوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا ہے انہیں تو میں ضرور جہنم سے (خود) نکال لوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ (چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی بات کے جواب میں) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: فرشتے بھی شفاعت کر چکے، انبیاء (علیہم السلام) بھی شفاعت کر چکے اور مؤمنین بھی شفاعت کر چکے اب اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مٹھی بھر کر ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لیں گے جنہوں نے پہلے کبھی کوئی خیر کا کام نہ کیا ہوگا وہ لوگ دوزخ میں (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، جنت کے دروازوں کے سامنے ایک نہر ہے جسے نہرِ حیات کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو ڈال دیں گے۔ وہ اس میں سے (فوری طور پر تروتازہ ہوکر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے اور یہ لوگ موتی کی طرح صاف ستھرے اور چمکدار ہو جائیں گے، ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن سے جنتی ان کو پہچانیں گے کہ یہ لوگ (جہنم کی آگ سے) اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کیے ہوئے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ان سے) فرمائیں گے، جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے (جنت میں) دیکھا وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میرے پاس تمہارے لئے اس سے افضل نعمت ہے۔ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا نعمت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا، اس کے بعد اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (مسلم)

فائدہ : حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رُوحُ الله اور كَلِمَةُ الله اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ اُن کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ''کُنْ'' سے اس طرح ہوئی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کی ماں کے گریبان میں پھونکا جس سے وہ ایک رُوح اور جان دار چیز بن گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿154﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ.

رواه البخاري، باب صفة الجنة والنار، رقم:٦٥٦٦

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی ایک جماعت جن کا لقب جہنمی ہوگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر یہ لوگ دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ (بخاری)

﴿155﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ، مِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب منه دخول سبعين الفا......،رقم:٢٤٤٠

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں بعض افراد وہ ہوں گے جو قوموں کی شفاعت کریں گے۔ یعنی ان کا مقام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو قوموں کی شفاعت کی اجازت دیں گے۔ بعض وہ ہوں گے جو قبیلے کی شفاعت کریں گے، بعض وہ ہوں گے جو عُصبہ کی شفاعت کریں گے اور بعض وہ ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کر سکیں گے (اللہ تعالیٰ ان سب کی سفارشوں کو قبول فرمائیں گے) یہاں تک کہ وہ سب جنت میں پہنچ جائیں گے۔ (ترمذی)

فائدہ: دس سے چالیس تک کی تعداد والی جماعت کو عُصبہ (کنبہ) کہتے ہیں۔

﴿156﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ: وَفِيْ حَافَّتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَامُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا.

رواه مسلم،باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها،رقم:٤٨٢

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صفتِ امانت اور صلۂ رحمی کو (ایک شکل دے کر) چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ دونوں چیزیں پُل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہوجائیں گی (تا کہ اپنی رعایت کرنے والوں کی سفارش اور نہ رعایت کرنے والوں کی شکایت کریں) تمہارا پہلا قافلہ پل صراط سے بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ گزر جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، بجلی کی طرح تیز گذرنے کا کیا مطلب ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح پل بھر میں گذر کر لوٹ بھی آتی ہے۔ اس کے بعد گذرنے والے ہوا کی طرح تیزی سے گذریں گے پھر تیز پرندوں کی طرح پھر جواں مردوں کے دوڑنے کی رفتار سے۔ غرض ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوکر کہہ رہے ہوں گے اے میرے رب! ان کو سلامتی سے گذار دیجئے ان کو سلامتی سے گزار دیجئے، یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے اعمال کی کمزوری کی وجہ سے پل صراط پر گھسٹ کر ہی چل سکیں گے۔ پل صراط کے دونوں طرف لوہے کے آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جس کے بارے میں حکم دیا جائے گا وہ اس کو پکڑ لیں گے۔ بعض لوگوں کو ان آنکڑوں کی وجہ سے صرف خراش آئے گی وہ تو نجات پاجائیں گے اور بعض جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، بلاشبہ جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ (مسلم)

﴿157﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَّتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا یَا جِبْرِیْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِیْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ.

رواه البخاري،باب في الحوض،رقم:٦٥٨١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں چلنے کے دوران میرا گزر ایک نہر پر ہوا، اس کے دونوں جانب کھوکھلے موتیوں سے تیار کئے ہوئے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ

یہ نہر کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی (جو اس کی تہہ میں تھی) وہ نہایت مہکنے والی مشک تھی۔ (بخاری)

﴿158﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ، وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا.

رواه مسلم ،باب اثبات حوض نبينا ......رقم: ٥٩٧١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے اور اس کے دونوں کونے بالکل برابر ہیں یعنی اس کی لمبائی چوڑائی برابر ہے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مُشک سے بھی اچھی ہے اور اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح (بے شمار) ہیں جو اس کا پانی پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (مسلم)

فائدہ : ''حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حوض کوثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے'' وہ اس قدر طویل وعریض ہے کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینے کی مسافت ہے۔

﴿159﴾ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في صفة الحوض، رقم: ٢٤٤٣

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آخرت میں) ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس پینے والے زیادہ آتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ پینے کے لئے لوگ میرے پاس آئیں گے (اور میرے حوض سے سیراب ہوں گے)۔ (ترمذی)

﴿160﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ

وَ كَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. زَادَ جُنَادَةُ: مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَاءَ.

رواه البخاری، باب قوله تعالٰی یأهل الکتاب ......، رقم: ٣٤٣٥

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بندے اور رسول ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے رسول ہیں، اور ان کا کلمہ ہیں (کہ اُن کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ "کُن" سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں (جس جان کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن تک پہنچایا گیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (بخاری)

﴿161﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ اللهُ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾

رواه البخاری، باب ماجاء فی صفة الجنة ......، رقم: ٣٢٤٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثِ قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں کبھی ان کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو: "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ"

ترجمہ: کوئی آدمی بھی اُن نعمتوں کو نہیں جانتا جو ان بندوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہیں جن میں ان کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا سامان ہے۔ (بخاری)

﴿162﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَوْضِعُ

سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.

رواہ البخاری،باب ماجاء فی صفة الجنة ......،رقم: ٣٢٥٠

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ یعنی کم سے کم جگہ بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر (اور زیادہ قیمتی) ہے۔ (بخاری)

﴿163﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا، وَلَمَلَاَتْ مَابَیْنَهُمَا رِیْحًا، وَلَنَصِیْفُهَا یَعْنِی الْخِمَارَ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا. رواہ البخاری،باب صفة الجنة والنار،رقم:٦٥٦٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت (جنت سے) زمین کی طرف جھانکے تو جنت سے لے کر زمین تک (کی جگہ کو) روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ بھی دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اُس سے بہتر ہے۔ (بخاری)

﴿164﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً، یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ،لَایَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾.

رواہ البخاری، باب قوله وظل ممدود،رقم:٤٨٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال چل کر بھی اس کو پار نہ کر سکے اور تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ" اور (جنتی) لمبے سایوں میں (ہوں گے)۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَاْکُلُوْنَ فِیْهَا وَیَشْرَبُوْنَ، وَلَا یَتْفِلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ، وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْكِ، یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ، کَمَا یُلْهَمُوْنَ

النَّفس۔ رواہ مسلم، باب فی صفات الجنۃ و اھلھا،رقم:۷۱۵۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے (لیکن) نہ تو تھوک آئے گا، نہ پیشاب پاخانہ ہوگا اور نہ ناک کی صفائی کی ضرورت ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کھانے کا کیا ہوگا؟ یعنی ہضم کیسے ہوگا آپؐ نے ارشاد فرمایا: ڈکار آئے گی اور پسینہ مشک کے پسینے کی طرح ہوگا یعنی غذا کا جو اثر نکلنا ہوگا وہ ڈکار اور پسینہ کے ذریعہ نکل جایا کرے گا اور جنتیوں کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہوگی جس طرح ان کا سانس جاری ہوگا۔ (مسلم)

﴿166﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یُنَادِیْ مُنَادٍ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْیَوا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُم تَعْمَلُوْنَ﴾

رواہ مسلم، باب فی دوام نعیم اھل الجنۃ ......، رقم: ۷۱۵۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک پکارنے والا جنتیوں کو پکارے گا کہ تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہوگے، تمہارے لئے زندگی ہے کبھی موت نہ آئے گی، تمہارے لئے جوانی ہے کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا اور تمہارے لئے خوشحالی ہے کبھی کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُم تَعْمَلُوْنَ"
ترجمہ: اور ان سے پکار کر کہا جائے گا یہ جنت تم کو تمہارے اعمال کے بدلے دی گئی ہے۔
(مسلم)

﴿167﴾ عَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُكُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَیَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا اُعْطُوا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ۔ رواہ مسلم، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ......،رقم:۴۴۹

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو مزید ایک چیز عطا کروں یعنی تم کو جو کچھ اب تک عطا ہوا ہے اس پر مزید ایک خاص چیز عنایت کروں؟ وہ کہیں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کردیئے اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کردیا؟ (اب اس کے علاوہ اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں، بندوں کے اس جواب کے بعد) پھر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں گے (جس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے) اب ان کا حال یہ ہوگا کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا اس سب سے زیادہ محبوب ان کے لئے اپنے رب کے دیدار کی نعمت ہوگی۔ (مسلم)

﴿168﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَا تَغْبِطُوا فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ، اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ.

رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٦٤٣

اَلْقَاتِلُ: النَّارُ (شرح السنة ١٤/٢٩٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی گناہگار کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو، تمہیں معلوم نہیں موت کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے لئے ایک ایسا قاتل ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی (قاتل سے مراد دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ رہے گا)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿169﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِیَةً، قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّیْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا. رواه البخاری، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ٣٢٦٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہی (دنیا کی آگ) کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں اُنہتر ۶۹ درجہ بڑھا دی گئی ہے۔ ہر درجہ کی حرارت دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر ہے۔ (بخاری)

﴿170﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ اَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً: ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ. رواہ مسلم، باب صبغ انعم اھل الدنیا فی النار، رقم:۷۰۸۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش و آرام کے ساتھ گزاری ہوگی، اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی اچھی حالت دیکھی ہے، اور کیا کبھی عیش و آرام کا کوئی دور تجھ پر گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! اسی طرح ایک شخص جنتیوں میں سے ایسا لایا جائے گا جس کی زندگی سب سے زیادہ تکلیف میں گذری ہوگی، اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے، کیا کوئی دور تجھ پر تکلیف کا گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! کبھی کوئی تکلیف مجھ پر نہیں گزری اور میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ (مسلم)

﴿171﴾ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ. رواہ مسلم، باب جھنم، رقم: ۷۱۷۰

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعضوں کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی ہنسلی (گردن کے نیچے کی ہڈی) تک پکڑے گی۔

(مسلم)

﴿172﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرۃ:۱۳۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ اَنَّ

قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ.

رواه الترمذی وقال:هذا حديث حسن صحيح،باب ماجاء فی صفة شراب اهل النار، رقم:٢٥٨٥

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (کامل) اسلام ہی پر جان دینا۔ (اللہ تعالیٰ سے اور ان کے عذاب سے ڈرنے کے بارے میں) (آپ نے بیان فرمایا: "زَقُّوْم" کا اگر ایک قطرہ دنیا میں ٹپک جائے تو دنیا میں بسنے والوں کے سامانِ زندگی کو خراب کر دے، تو کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا (زقوم جہنم میں پیدا ہونے والا ایک درخت ہے)۔ (ترمذی)

﴿173﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ! لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

رواه ابو داؤد،باب فی خلق الجنة والنار: ٤٧٤٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل (علیہ السلام) سے فرمایا: جاؤ جنت کو دیکھو، انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آکر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس جنت کا حال سنے گا وہ اس میں ضرور پہنچے گا یعنی پہنچنے کی پوری کوشش کرے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ناگواریوں سے گھیر دیا یعنی شرعی احکام کی پابندی لگادی، جن پر عمل کرنا نفس کو ناگوار ہے۔ پھر فرمایا: جبرئیل اب جا کر دیکھو چنانچہ انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آکر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جا سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے

دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل (علیہ السلام) سے فرمایا: جبرئیل جاؤ جہنم کو دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچے گا یعنی بچنے کی پوری کوشش کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو نفسانی خواہشات سے گھیر دیا پھر فرمایا: جبرئیل اب جا کر دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آ کر عرض کیا اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم، آپ کے بلند مرتبہ کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ کوئی بھی جہنم میں داخل ہونے سے نہ بچ سکے گا۔ (ابوداؤد)

تعمیلِ اوامر میں کامیابی کا یقین

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پورا کرنے میں دنیا وآخرت کی تمام کامیابیوں کا یقین کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

[الاحزاب: ۳۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کسی کام کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے کام میں کوئی اختیار باقی رہے یعنی اس کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ عمل کرنا ہی ضروری ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو وہ یقیناً کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہوگا۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ﴾ [النساء:٦٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے ہر ایک رسول کو اسی مقصد کے لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی اطاعت کی جائے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

[الحشر:٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جایا کرو (یعنی جو حکم بھی دیں اس کو مان لو)۔ (حشر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا﴾ [الاحزاب:٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اچھا نمونہ ہے خاص طور سے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [النور:٦٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آجائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو۔ (نور)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [النحل:٩٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ایمان والا ہو تو ہم اُسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے (یہ دُنیا میں ہوگا اور آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے بدلے میں ان کو اجر دیں گے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الاحزاب:٧١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی بات مانی، اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران:٣١]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے سب گناہ بخش دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ [مريم:٩٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے مخلوق کے دل میں محبت پیدا کردیں گے۔ (مریم)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا﴾ [طٰه:١١٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے نیک کام کئے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا اس کو اس کے عمل کا پورا بدلہ ملے گا اور اس کو نہ کسی زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ ہی حق تلفی کا یعنی نہ یہ ہوگا کہ گناہ کئے بغیر لکھ دیا جائے اور نہ ہی کوئی نیکی کم لکھ کر حق تلفی کی جائے گی۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ☆ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق:٢،٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے خلاصی کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کردیتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ (طلاق)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَکِّنْ لَّکُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ص وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَکْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ﴾ [الانعام:٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی (جسمانی قوت، مال کی فراوانی، بڑے خاندان والا ہونا، عزت کا ملنا، عمروں کا دراز ہونا، حکومتی طاقت کا ہونا وغیرہ وغیرہ) اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں ہم نے ان کے کھیت اور باغوں کے نیچے سے نہریں جاری کیں پھر (باوجود اس قوت وسامان کے) ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ان کی جگہ دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ج وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا﴾ [الکهف:٤٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی (فنا ہونے والی) رونق ہیں اور اچھے اعمال جو ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے یہاں یعنی آخرت میں ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید لگانے کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں یعنی اچھے اعمال پر جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور امید سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس کے برعکس مال واسباب سے امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ [النحل:٩٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ایک دن ختم ہو جائے گا اور جو عمل تم اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دو گے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا ج وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [القصص:٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تم کو دنیا میں دیا گیا ہے وہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زندگی گذارنے کا سامان اور یہاں کی (فنا ہونے والی) رونق ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (قصص)

احادیثِ نبویہ

﴿174﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْ غِنًی مُطْغِيًا، اَوْمَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْهَرَمًا مُفْنِدًا، اَوْ مَوتًا مُجْهِزًا اَوِالدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِالسَّاعَةَ؟ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ.

رواه الترمذی وقال:هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی المبادرة بالعمل،رقم:٢٣٠٦

الجامع الصحيح وهو سنن الترمذی طبع دارالباز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں ایسی تنگدستی کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا دے، یا ایسی مالداری کا جو سرکش بنادے، یا ایسی بیماری کا جو ناکارہ کردے، یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کھودے، یا ایسی موت کا جو اچانک آجائے (کہ بعض وقت توبہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا) یا دجّال کا جو آنے والی چھپی ہوئی برائیوں میں بدترین برائی ہے، یا قیامت کا؟ قیامت تو بڑی سخت اور بڑی کڑوی چیز ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ انسان کو ان سات چیزوں میں سے کسی چیز کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے ذریعہ اپنی آخرت کی تیاری کر لینی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ آجائے اور انسان اعمال صالحہ سے محروم ہوجائے۔

﴿175﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ.

رواه مسلم، كتاب الزهد:٧٤٢٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ گھر والے، مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں۔ پھر گھر والے اور مال واپس آجاتا ہے اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿176﴾ عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًافَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ: اَلاَ اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلاَ وَاِنَّ الْآخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، اَلاَ وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ، اَلاَ وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي النَّارِ اَلاَ فَاعْمَلُوا وَاَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ. مسند الشافعي ١/١٤٨

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اس لئے) اس میں ہر اچھے برے کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں۔ بلاشبہ آخرت مقررہ وقت پر آنے والی سچی حقیقت ہے اور اس میں قدرت رکھنے والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ غور سے سنو، ساری بھلائیاں اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور ہر قسم کی برائی اور اس کی تمام قسمیں جہنم میں ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو، جو کچھ کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو اور سمجھ لو، تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے۔ جس شخص نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔

(مسند، شافعی)

﴿177﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا.

رواه البخاري، باب حسن إسلام المرء، رقم: ٤١

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے اور اسلام کا حسن اس کی زندگی میں آجاتا ہے تو جو برائیاں اس نے پہلے کی ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے ان سب کو معاف